یارب العالمین
جل شانہٗ

یا رحمۃ العالمین
صلی اللہ علیہ وسلم

صاعقہ

برخرمن مفتیان رضویہ

دم مدار
بیڑا پار

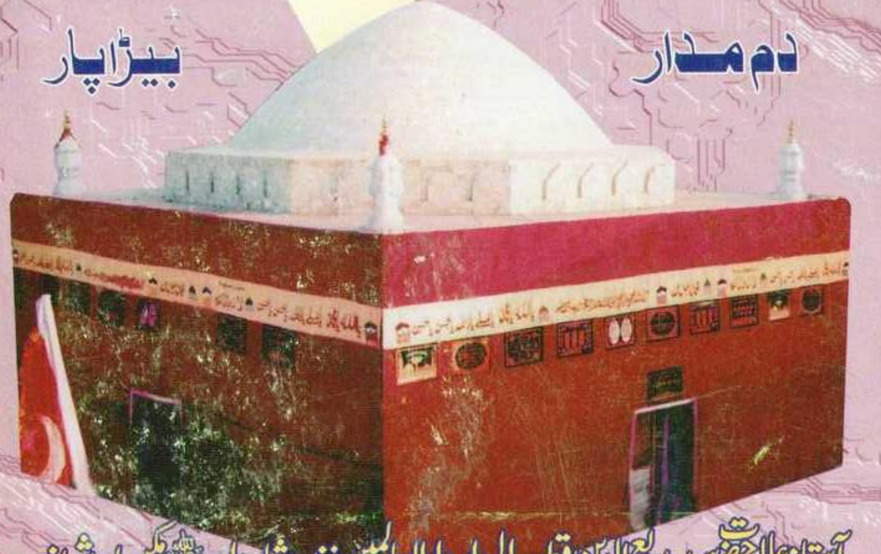

آستانہ عالیہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار مدار العالمین زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ مکن پور شریف

لاکھ بڑھ بڑھ کے لگاتے رہے فتوے مفتی • تیرا رُتبہ کسی حاسد سے گھٹائے نہ گھٹا

ناشر: انجمن تحفظ سلسلہ عالیہ مداریہ شاخ بمبئی

صَاعِقہ

برخرمنِ مفتیانِ رضویہ

لاکھ بڑھ بڑھ کے لگاتے رہے فتوے مفتی
تیرا رتبہ کسی حاسد سے گھٹائے نہ گھٹا

ناشر

انجمن تحفظ سلسلہ عالیہ مداریہ شاخ بمبئی

ملنے کا پتہ

۱۔ مولانا الحاج سید ذوالفقار علی قمر، دارالنور، مکن پور شریف، سجادہ نشین آستانہ عالیہ مداریہ، مکن پور شریف، ضلع کانپور۔ دیہات (یوپی)
۲۔ شیخ طریقت حسان الہند سید محضر علی جعفری وقاری مداری مکن پور شریف
۳۔ عاشق علی شاہ مداری لولی بنگلہ۔ اے جی خان اسٹیٹ، کرلا، بمبئی

قیمت:

۷۸۶
۹۲

منظور ہے گزارش احوال واقعی

نحمده ونصلى على رسوله الكريم وعلى اله الطيبين الطاهرين وعلى مدار العالمين.

برادران ملت اسلامیہ ومحبان اولیاءاللہ! رضوان اللہ علیهم۔

چند روز پیشتر ایک کتابچہ جو چون صفحات پر مشتمل تھا۔ بعنوان ''فیصلہ شرعیہ دربار مداریہ'' نظر سے گزرا جس کا دیباچہ اقبال احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ جو بجائے خود سفاہت، جہالت، حماقت وگمراہی کا ایک انبار ہے۔ یہ دیباچہ کیا ہے دروغ گوئی اور کذب بیانی کا ایک طومار ہے۔

سلسلۂ عالیہ مداریہ سے سوءظن رکھنے والے اور نام نہاد سنیت کے ٹھیکیداروں، خود ساختہ مولویوں اور مفتیوں نے طریقت وتصوف کی معتبر کتابوں کا غلط مطلب بیان کرکے نیز عربی عبارتوں کا غلط ترجمہ کرکے اور بعض الفاظ کے حقیقی معنی مراد لے کر (جبکہ ان کے حقیقی معنی مراد لینا اصطلاحاً ترک کردیا گیا ہے) عوام الناس میں غلط فہمی پیدا کرنے کی جسارت بے جا کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جون ۱۹۸۰ء میں سرکار سرکاراں حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کے سلسلۂ عالیہ مداریہ کو رضوی دارالافتاء سوداگران بریلی نے سوخت لکھ کر بزعم باطل شرارت نفسی سے مجبور ہوکر ایک اشتہار شائع کرایا جس سے وابستگان سلسلہ عالیہ مداریہ کو سخت روحانی تکلیف پہنچی۔

انجمن بستان مدار بہیڑی ضلع بریلی نے یہ سوچ کر کہ دنیائے سنیت میں خلفشار نہ ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ فتویٰ کسی غلط فہمی کی بنیاد پر دیا گیا ہو۔ ''فیضان سیدنا مدار العالمین'' کے نام سے ایک کتابچہ بغرض افہام وتفہیم شائع کیا۔ اور جسوں کا انعقاد کرکے عظمت ومرتبت حضور سیدنا مدار العالمین اور فیضان عالیہ مداریہ کو بیان کیا۔ سلسلۂ مداریہ کو سوخت کہنے والے دریدہ دہنوں کو ان کے ہی پیران عظام کی مستند کتابوں سے دنداں شکن جواب دیا۔

سوداگران بریلی کے ذمہ داروں نے جب اپنی قلعی کھلتے دیکھی تو ایک نیا راگ الاپنا شروع کردیا کہ وابستگان سلسلہ عالیہ مداریہ حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کی توہین کرتے ہیں۔ معاذ اللہ! عظمت ومرتبت سرکار سیدنا مدار العالمین رضی اللہ عنہ کے بیان کرنے کو اہانت غوث پاک رضی اللہ عنہ کہنا شروع کردیا۔

غلامان قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان مطلب پرست وفتنہ پرور جہال رضویوں کی دین کے پردے میں شرانگیز سیاست کو سمجھ گئے، نتیجتاً ایک طویل اشتہاری جنگ شروع ہوگئی۔ اور جب غلامان قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیران رضویہ کے غیر اسلامی وغیر شرعی عقائد پیش کئے اور نام نہاد رضویوں کی ''ایمانی کتاب'' ''سبع سنابل'' کو عام صحیح العقیدہ سنی مسلمانوں کے سامنے پیش کردیا۔ (کیونکہ یہ کتاب سبع سنابل ان کے دستور اساسی اور آئین میں شامل ہے اور اسے ماننا ہی سنیت کی دلیل قرار دیا گیا ہے) تو یہ گروہ شرپسند گھبرا گیا اور اس نے سلسلہ مداریہ کے بعض افراد کی کتب تصوف میں تحریر شدہ عبارتوں کو غیر شرعی اور غیر اسلامی، کفر صریح، ضلالت وگمراہی کا ڈھنڈورا پیٹنا شروع کردیا۔ صرف اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ سلسلۂ عالیہ کے سوخت وعدم سوخت پر مناظرے کا چیلنج اپنی بدبختی سے دے بیٹھے۔

غلامان سید قطب المدار نے مناظرہ کا چیلنج قبول کرکے اعلان کردیا کہ سلسلۂ عالیہ مداریہ کے مرکز مکن پور شریف کے ذمہ دار حضرات کا مناظرہ، مرکز رضویہ سوداگران بریلی کے ذمہ دار حضرات سے ہوگا اور مولانا اختر رضا خاں کو بحیثیت مرکزی ذمہ دار مناظرہ کرنا ہوگا۔ اس سلسلے میں ثالث کے لئے حضرت علامہ ظفر ادیبی صاحب کا نام تجویز کیا گیا

جسے بریلوی حضرات نے نامنظور کردیا۔ اور حضرت علامہ سید محمد ہاشمی میاں کا اسم گرامی تجویز کیا جس کو وابستگان سلسلۂ مداریہ نے نہایت خندہ پیشانی سے بے چون وچرا قبول کرلیا۔

جون ۱۹۸۲ء میں اجمیر شریف کے بیت النور میں ثالث سید محمد ہاشمی میاں کے ساتھ حضرت سید محمد مدنی میاں صاحب اور حضرت علامہ سید تنویر اشرف کی موجودگی میں مرکز سلسلۂ مداریہ کے ذمہ دار حضرات حضرت علامہ الحاج مولانا سید غلام سبطین صاحب، حضرت علامہ الحاج سید ذوالفقار علی قمر صاحب، حضرت علامہ حکیم سید محمد ولی شکوہ صاحب، حضرت علامہ سید معزز حسین ادیب صاحب وغیرہم اور مرکز رضویہ بریلی کے ذمہ دار، مولانا اختر رضا خاں ازہری، مولانا انتخاب قدیری، مولانا صوفی اقبال احمد، مولانا مختار احمد وغیرہم اور بکثرت سنی مسلمان بھی بیت النور میں موجود تھے۔

مولانا اختر رضا خاں نے مرکز رضویہ کی جانب سے مولانا مختار احمد بہیڑوی کو اپنا مناظر نامزد کیا۔ مرکز مداریہ کے ذمہ دار حضرات نے اپنا مناظر شیر بیشۂ مداریت حضرت علامہ ڈاکٹر سید شاہ محمد مرغوب عالم جعفری المداری قبلہ کو منتخب کیا۔

طے شدہ شرائط مناظرہ کے تحت پہلے سلسلۂ مداریہ کے سوخت وعدم سوخت پر گفتگو شروع ہوئی مرکز رضویہ کی جانب سے چار کتابیں پیش کی گئیں۔ جس کے جواب میں مرکز مداریہ کی جانب سے سلسلۂ مداریہ کے اجراء کے ثبوت میں اولیائے کرام، بزرگان دین اور سلسلۂ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، قلندریہ اشرفیہ وبرکاتیہ سلسلے کے بزرگوں کو تقریباً ساٹھ سے زائد کتابیں پیش کی گئیں، جن کو کسی طرح مرکز رضویہ کے ذمہ دار اور مناظر رد نہ کر سکے۔ اور انہوں نے تسلیم کرلیا کہ بلاشبہ سلسلۂ مداریہ جاری وساری ہے، اس پر مناظرہ کے ثالث حضرت علامہ سید محمد ہاشمی میاں قبلہ نے کھڑے ہوکر اعلان کردیا کہ الحمدللہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ سلسلۂ عالیہ مداریہ جاری وساری ہے، اب دوسری

نشست میں بعد نماز ظہر دونوں کی غیر شرعی غیر اسلامی عبارتوں پر گفتگو ہوگی۔

حسب اعلان نشست ثانی میں جب غیر شرعی وغیر اسلامی عبارتیں زیر بحث آئیں تو سب سے پہلے علامہ ڈاکٹر سید محمد مرغوب عالم مداری قبلہ نے فرمایا ”مرکز رضویہ کے ذمہ دار حضرات اچھی طرح سمجھ لیں کہ ”میلاد زندہ شاہ مدار، معمولات ابوالوقار اور ذوالفقار بدیع کی جن عبارتوں کو غیر اسلامی وغیر شرعی بتایا جارہا ہے۔ یہ کتب بالکل اسی طرح ہیں جس طرح ان کتابوں سے پہلے اور بہت پہلے شائع شدہ دیگر سلاسل چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، قلندریہ، اشرفیہ وغیرہ کے حالات میں طریقت وتصوف کی ان گنت کتابیں موجود ہیں۔ مذکورہ کتب تصنیف نہیں تالیف ہیں اور مؤلفین نے ان عبارتوں کے ساتھ ان کتابوں کے نام تحریر کردئے ہیں جن سے یہ عبارتیں اخذ کی گئی ہیں اور بحیثیت ناقل اپنی ذمہ داری پوری کردی ہے۔

اب اگر یہ عبارتیں بقول ذمہ داران رضویہ غیر شرعی اور غیر اسلامی تو اس کے ذمہ دار یہ مؤلفین کیسے ہوگئے؟ اس کے ذمہ دار تو قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ وغیرہ سلاسل کے وہ بزرگ ہوئے جنہوں نے اپنی اپنی کتب تصوف میں یہ عبارتیں تحریر کی ہیں۔

اس کے باوجود ہم اہل خانقاہ ہیں۔ ہم نے شریعت مطہرہ کا احترام کرنا سیکھا ہے اور آج بھی محض اس احترام کی خاطر ذمہ داران رضویہ سے کہتے ہیں کہ ان کو جن عبارتوں پر اعتراض ہے ان پر ایک استفتاء مرتب کرلیں اور وہ استفتاء عالم شریعت وطریقت حضرت علامہ سید محمد مدنی میاں قبلہ کے حوالے کردیں اور حضرت مدنی میاں مدظلہ ان کا جواب مرحمت فرمائیں اور مرکز رضویہ سوداگران بریلی کو چھوڑ کر باقی سنی اداروں سے اس کی تصدیق کرالیں۔ یہاں فریقین کی معترضہ عبارتیں سن لی جائیں۔ مولانا اختر رضا خاں کے مناظر نے مداریہ کتب کی عبارتیں پڑھ کر سنائیں لیکن جب حضور قبلہ ڈاکٹر صاحب نے ذمہ داران رضویہ کی ایمانی کتب ”سبع سنابل“ (جوان کے آئین ودستور

میں داخل ہے اور جس کو مانے بغیر کوئی سنی مسلمان ہو ہی نہیں سکتا) کی غیر اسلامی و غیر شرعی عبارتیں سنانی شروع کیں تو پہلی ہی عبارت پر کہ:۔

"حضرت پیغمبر خضر علیه السلام قوالیاں سننے والوں کے جوتوں کی نگهبانی کرتے هیں"۔ معاذ الله!

ذمہ داران رضویہ چراغ پا ہو گئے اور چلانے لگے کہ یہ ہمارے بزرگوں کی توہین ہے۔

بہر حال استفتاء تیار ہوا اور حضرت علامہ مدنی میاں کے حوالے کر دیا گیا۔ ان عبارتوں پر کسی قسم کا مناظرہ ہوا ہی نہیں، لیکن کتابچہ ''فیصلہ شرعیہ در بارۂ مداریہ'' کے دیباچہ میں لکھا جا رہا ہے کہ:۔

''مناظرہ ہوا جس میں وہ اپنی کسی عبارت کو بے داغ اسلامی عبارت نہ ثابت کر سکے''۔

دروغ گوئی اور کذب بیانی کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا کہ جن عبارتوں پر شروع سے مناظرہ ہوا ہی نہیں ان پر مناظرہ کرا دیا گیا۔

ثالث مولانا سید محمد ہاشمی میاں نے آخر میں کھڑے ہو کر باقاعدہ اعلان فرمایا کہ:۔

"سلسلۂ مداریہ کے اجراء وفیض کا ثبوت پوری طرح مکمل ہوگیا اور بلاشبہ سلسلۂ مداریہ جاری وساری هے۔ یه فیصله تحریری طور پر میں ابهی دے سکتا هوں۔ لیکن فی الحال اعلان کررها هوں، متنازعه عبارتوں پر فتویٰ آجانے کے بعد اس کا تحریری فیصله دونوں فریقوں کے پاس بهیج دیا جائے گا"۔

ہنوز وہ فیصلہ کیوں نہیں آیا؟ اس کا جواب صرف ہاشمی میاں قبلہ ہی دے سکتے ہیں۔

اب جبکہ ظفر الدین احمد صاحب کے نام سے کتابچہ ''فیصلہ شرعیہ'' منظر عام پر آگیا ہے تو ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس کتابچے کی حقیقت اور اس میں تحریر کردہ

خرافات کا اطلاق کس کس بزرگ اور کس کس سلسلے پر ہوتا ہے۔ واضح کر دیں تا کہ بزعم باطل خود ساختہ مفتیوں اور سنیت کے نام نہاد ٹھیکیداروں پر واضح ہو جائے کہ خود ان کا اور ان کے پیران عظام کا مقام ان کے خود ساختہ فیصلۂ شرعیہ سے کیا رہ جاتا ہے اور تجدید ایمان و تجدید نکاح، تجدید بیعت و خلافت کی زد میں کون کون آرہا ہے۔ کفر سازی کے شوق میں ان خود ساختہ مفتیوں نے وابستگان سلسلۂ عالیہ مداریہ کے ساتھ وابستگان سلاسل قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، قلندریہ، اشرفیہ، مجددیہ و برکاتیہ کے کیسے کیسے باعظمت اور صاحب ایمان بزرگوں کو نشانۂ ستم بنایا ہے۔

افسوس تو یہ ہے کہ ان نام نہاد مفتیوں نے اس درالافتا سے بزعم باطل نجدیت و وہابیت کی پیروی کی ہے جو حیات اعلیٰ حضرت فاضل بریلی علیہ الرحمہ کے مسلک حق اہل سنت والجماعت نیز عظمت اولیاء اللہ کا محافظ بن کر نجدیت و وہابیت سے اور دیوبندیت سے ہمیشہ ٹکراتا رہا جس کے باعث تمام اہل خانقاہ اور محبان اولیاء اللہ نے اس کو اپنا مرکز عقیدت جانا لیکن اب جب کہ نجدیت و وہابیت کی پیروی میں اس ادارے کے دارالافتاء سے اہل خانقاہ کی غیرت کو للکارا جا رہا ہے تو انشاء اللہ المولیٰ تعالیٰ بطفیل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم و بفیضان سیدنا مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہند و پاک ہی کیا، دنیا کے کسی گوشے میں ایسے ایمان در بغل مفتیوں کو سکون اور چین نصیب نہ ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اقتباسات کتب مداریہ کی تفہیم بیجا:۔ اس سے پہلے کہ ''کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا'' کے سلسلے میں اختر رضا خان ازہری اور ان مفتی شریف الحق امجدی سے جو شرعی مواخذہ کیا گیا ہے ہم اسے ناظرین کے سامنے پیش کریں مناسب یہ ہوگا کہ کتب مداریہ سے ان دونوں غلط فہمیوں نے جو اقتباسات لے کر ان کی تفہیم بے جا کی ہے اور عوام کو گمراہ کرنے کی جو کوشش کی ہے اس کی قلعی کھولی جائے اور حق پسند خود کہہ اٹھیں کہ:۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

ناظرین کرام:

ان دونوں فتنہ پرور مفتیوں نے جب ہر مرحلے پر ناکامی کا منہ دیکھا تو ایک فرضی استفتاء من جانب اراکین بزم محبان اولیاء بریلی شریف مرتب کر کے کتب مداریہ "ذوالفقار بدیع" "معمولات ابوالوقار اور بالخصوص "میلاد زندہ شاہ مدار" سے گیارہ اقتباسات لئے، جن پر استفتاء کے جوابات مولانا اختر رضا خاں صاحب اور مفتی شریف الحق امجدی نے ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت معاندانہ سازش کر کے لکھے اور تقریباً دونوں ڈفلی بجانے والوں کے راگ ایک ہی تھے۔ یہ اور بات ہے کہ ہاتھ الگ الگ تھے ہتھکنڈہ ایک ہی تھا۔

ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ ان گیارہ اقتباسات کی الگ الگ جو تفہیم کی گئی ہے ان کا اصل مفہوم عوام کے سامنے پیش کر دیں تا کہ عوام الناس ومحبان اولیائے کرام حق وناحق میں تمیز کر کے خود ہی فیصلہ کر لیں اور حق کو حق اور باطل کو باطل سمجھ سکیں۔

اقتباس از معمولات ابوالوقار صفحہ ۷:۔ "مزار پاک شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ پر حاضر ہو تو یہ دعا پڑھے:۔ یامدار الذی لابدایة لذاته ولانهاية لملكه يامدار الدنيا والآخرة يامدار السّمٰوٰة والارض"۔

تفہیم ازہری:۔الجواب بعون الملک الوہاب

عبارت مندرجہ سوال ملاحظہ ہوئیں، سب سے پہلی عبارت میں حضرت سیدنا بدیع الدین مدار قدس سرہ یوں کو موصوف کیا۔ کہ لابدایۃ لذاتہ ولانہایۃ لملکہ یعنی ان کی ذات کی کوئی ابتدا نہیں۔ گویا اس قائل کے نزدیک حضرت مدار قدس سرہ العزیز کی ذات ہمیشہ سے ہے اور یہ کہنا مدار قدس سرہ کو واجب کہنا ہے جو خاص وصف ذات باری تعالیٰ ہے تو اس قائل نے معاذ اللہ سیدنا مدار کو خدا ٹھہرایا اور یہ کفر صریح ہے .... اور دوسرا فقرہ یعنی لانہایت لملکہ ۔ یعنی سیدنا مدار کی حکومت کی نہایت نہیں، اس کا ظاہر بھی مسئلہ ضروریہ دینیہ کا انکار ہے۔ یہ بات ضروریات دین سے ہے کہ عالم فانی ہے اور جو فانی ہے اس کو نہایت ضرور ہے اور یہ قائل یہ بک رہا ہے کہ ملک مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے نہایت .... تو بالبدایت غیر فانی اور قائل کے نزدیک سیدنا مدار علیہ الرحمہ کا ملک پوری دنیا وآخرت ہے اور اس کے بقول ان کے ملک کی نہایت نہیں تو آپ ہی دنیا کو بے نہایت وغیر فانی بتایا۔ اگر یہی معنی مراد لئے تو بیشک کفر کا اعتقاد کیا اور ایمان برباد کیا۔ توبہ وتجدید ایمان بہر صورت لازم اور مدار الدنیا والآخرۃ اس کا خاصہ ہے جیسے قرآن عظیم نے رحمۃ للعالمین بتایا اور وہ ہمارے نبی خاتم الانبیاء علیہ السلام والتحیۃ والثناء آپ ؐ کے سوا کسی اور کو جس طرح رحمۃ للعالمین کہنا حرام اسی طرح مدار الدنیا والآخرۃ مدار العالمین کہنا حرام، واللہ تعالیٰ اعلم۔

ناظرین حق پسند!

آپ نے مولانا ازہری کے منطقی استدلال، ان کی کج فہمی اور علمی تبحر کا نمونہ ملاحظہ فرمالیا اب اسی عبارت پر مفتی شریف الحق امجدی کی کاریگری کے نمونے دیکھئے اور ان کی مجرمانہ سازش کا اندازہ لگایئے!

گرہمیں مکتب وہمیں ملاّ
کار طفلاں تمام خواہد شد

تفہیم امجدی:۔ الجواب:۔ حضرت سیدنا بدیع الدین مکن پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولایت وجلالت شان اپنی جگہ مسلم ہے، ان کی ایسی مدح وستائش کرنی جو واقعے کے مطابق باعث اجر وثواب وذریعہ نجات ہے۔ مدح وستائش میں حد سے آگے بڑھنا اور اس حد تک آگے بڑھ جانا کہ انہیں صحابۂ کرامؓ سے افضل بتانا انبیائے کرامؑ سے برتر کہنا یا اللہ عزوجل کی کسی صفت خاصہ کو ان کے لئے ثابت کرنا یہودیوں اور عیسائیوں کا طریقہ ہے۔ قرآن کریم میں انہیں فرمایا وَاتَّخَذُوْۤا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ

دُوْنِ اللّٰہِ . ان لوگوں نے اپنے مولویوں اور سادھوؤں کو رب بنالیا اللہ کے سوا۔ یہ ان کا دین میں غلو تھا جس سے انہیں سختی کے ساتھ منع فرمایا گیا۔ ارشاد ہے۔ یَااَھْلَ الْکِتَابِ لَاتَغْلُوْفِیْ دِیْنِکُمْ ۔ اے اہل کتاب اپنے دین میں حد سے آگے نہ بڑھو۔ یہ کہنا یا مدار الذی لابدایۃ لذاتہ کفر صریح ہے کہ صراحۃً حضرت مدار کو قدیم بنانا ہے، قدیم ہونا اللہ عزوجل کی صفت خاصہ ہے اللہ عزل وجل کے علاوہ کسی ولی تو ولی کسی نبی کو قدیم کہنا اور ماننا کفر ہے تو یوں ہی یہ کہنا لانہایت لملکہ بھی کفر ہے، قرآن کریم کی متعدد آیتوں کا انکار ہے۔

حضرت مدار کے ملک کی نہایت نہ ماننے کے لئے یہ لازم ہے کہ خود ان کی بھی نہایت نہ ہو اور وہ غیر فانی ہوں، یہ قرآن کا صریح انکار ہے۔ فرمایا گیا کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَان وَیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۔ یوں ہی ان کے ملک کو غیر فانی ماننا آیۃ مذکورہ و نیز آیت لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ، لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ. کے منافی ہے۔ اس لئے ان دونوں باتوں کا قائل بلاشبہ کافر و مرتد و دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اگر وہ کسی پیر کا مرید تھا تو بیعت ختم اگر کسی سے اجازت تھی تو اجازت باطل، اس پر فرض ہے کہ ان کفریات سے توبہ کرے، تجدید ایمان کرے بیوی والا ہو تو تجدید نکاح کرے اور از روئے طریقت تجدید بیعت کرے، اب تک اس کے جتنے مرید تھے ان سب کی بیعت فسخ ہوگئی، ان سب مریدین پر از روئے طریقت لازم کہ کسی مرشد جامع طریقت سے مرید ہوں، اس قائل کے ان کفریات پر مطلع ہوم کر جو اس کو پیر مانے گا وہ خود کافر ہو جائے گا۔ ارشاد ہے انھم اذامثلھم ، اسی طرح یہ کلمہ یامدار الدنیا والآخرۃ کہنا بھی بظاہر کفر ہے کہ یہ مستلزم ہے اس بات کو کہ قائل حضرت مدار کو انبیائے کرام کا مدار مان رہا ہے، یہ بلاشبہ کفر ہے۔ اسی طرح مدار السموٰت والارض کہنا بھی بظاہر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برابری کا ادعاء ہے اس لئے کہ اس میں بھی کفر کا پہلو صاف ظاہر ہے قائل

پر اس کلمے کی وجہ سے بھی توبہ و تجدید ایمان و نکاح و بیعت کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ناظرین کرام!

آپ نے مفتی اختر رضا خان صاحب اور مفتی شریف الحق امجدی کی کاریگری ملاحظہ فرمائی ۔ عبارت مذکورہ کو غلط معنیٰ پہنا کر اور مؤلف کتاب ''معمولات ابوالوقار'' پر کفر، توبہ، تجدید نکاح و تجدید بیعت کا جو رکیک حکم لگایا ہے وہ ان کی بدنیتی کی کھلی ہوئی نشاندہی کرتا ہے۔ ان نام نہاد مفتیوں کی بازیگری یہ ہے کہ اپنی دوکانداری کو فروغ دینے کے لئے سلسلۂ عالیہ مداریہ اور متوسلین سلسلۂ مداریہ پر کفر کا فتویٰ لگا کر سلسلہ عالیہ کی بیعت کو فسخ کردیں اور اپنی طرف رجوع کرلیں۔ جیسا کہ ان کی تحریر سے ظاہر ہے کہ ''اب تک اس کے جتنے مریدین تھے ان سب کی بیعت فسخ ہوگئی، ان سب مریدین پر از روئے طریقت لازم کہ کسی مرشد جامع طریقت سے مرید ہوں'' صرف یہی نہیں بلکہ جب اپنی تجویز سے مطمئن نہ ہو سکے تو مزید ٹکڑا لگا دیا کہ ''ان کفریات پر مطلع ہو کر جو اس کو پیر مانے گا وہ خود کافر ہو جائے گا'' مقصد یہ ہے کہ سلسلۂ عالیہ مداریہ میں بیعت نہ کرکے سوداگران بریلی کو از روئے طریقت اپنا پیشوا بنانا چاہئے۔ مگر ہوا یہ کہ دنیا طلبی کی ہوس بھی پوری نہ ہو سکی اور دین تو بہر حال گیا۔

اللہ تعالیٰ ایسے مفتیوں کی چالبازیوں اور شرارت نفسی سے محفوظ رکھے، آمین۔

اب ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ عبارت کا اصل مفہوم جس پر یہ طومار کفر باندھا گیا ہے ناظرین کے سامنے پیش کردیں۔

مفهوم عبارت ۱:۔ مزار پاک حضرت زندہ شاہ مدارؒ پر حاضر ہو تو یہ دعا پڑھے:۔

یامدار الذی لابدایۃ ولانھایت لملکہ یامدار الدنیا والآخرۃ
یامدار السموت والارض (معمولات ابوالوقارص ۸)

اسی عبارت کو کتاب ''سیر المدار'' مؤلفہ مولانا شاہ ظہیر احمد صاحب سہسوانی قادری

چشتی علیہ الرحمہ نے (جو ۱۹۰۰ء میں مطبع نولکشور سے طبع ہوئی) تحریر فرمایا ہے۔ جب کہ معمولات ابوالوقار ۱۳۵۹ء میں شائع ہوئی ہے۔

اس دور کے جن شرپسند مولوں نے مندرجہ بالا عبارت کے خودساختہ مفہوم ومطلب نکال کر عوام سنی مسلمانوں کو شیطان لعین کی طرح گمراہ کرنے کیلئے ''من مریدان شمارا گمراہ کردیم'' کی اتباع میں تجدید ایمان، تجدید بیعت وتجدید نکاح کا غیر شرعی حکم دیا ہے وہ خود ان کی گمراہی اور بقول ان کے خود کافر ہونے کیلئے کافی ہے۔ ان جملہ عبارتوں میں مؤلف کی ذمہ داری صرف صحت نقل پیش کرنا ہے، جو اس نے بحیثیت ناقل پیش کردی ہے۔

پھر بھی سیدھے سادھے، بھولے بھالے، ناآشنائے فریب مسلمانوں کو نجدی، وہابی سازشوں سے محفوظ رکھنے کیلئے مذکورہ عبارت کا صحیح مفہوم ملاحظہ فرمائیے۔

عبارت کا ترجمہ ہے:۔ اے اس ذات کے مدار جس کی ذات کی کوئی انتہا نہیں۔ اے آسمان اور زمین کے اندر مدار، اور اے دنیا وآخرت کے مدار۔

العلم حجاب الاکبر کے مصداق ان خودساختہ مفتیوں نے ہو ضمیر کا مرجع مدار کو بے اصول بیان کر کے مدار کو ازلی اور قدیم ٹھہرایا ہے، جب کہ لذاتہ وملکہ میں ہو ضمیر کا مرجع اسم جلالت اللہ ہے جو مضاف الیہ محذوف ہے۔ اور جب ہو ضمیر کا مرجع اللہ ہے تو ازلی، قدیم اور بے نہایت ہونا اللہ کے لئے ثابت ہوا۔ تو پھر جس بنیاد پر خودساختہ مفتیوں نے کفر کا فتویٰ دیا ہے وہ بنیاد ہی نہ رہی اور جب وہ بنیاد ہی نہ رہی تو مفتیوں کا فتویٰ باطل ہوا۔ بلکہ وہ کفر خود ان ایمان باختہ مفتیوں پر واپس ہوا۔ پس تحقیق یہ مفتی ومولوی کافر قرار پائے اور ان کے جملہ معتقدین کافر ہوئے۔ لہذا تجدید ایمان، تجدید بیعت اور بیوی والے ہوں تو تجدید نکاح بہر صورت ان پر لازم ہے۔

عبارت مذکورہ کو غیر شرعی یا کفریہ عبارت کہنا یا سمجھنا خود کفر صریح کا موجب ہے اور سواد اعظم اہل سنت والجماعت کے خلاف اور بارگاہ ولایت میں سخت گستاخی اور نجدیوں، وہابیوں، قادیانیوں کے عقائد کی حامل اور مؤید ہے۔ **خذلهم اللّٰه تعالی الی یوم القیامة۔**

اب تک ان مفتیوں اور ان کے مؤیدین کے جتنے مریدین تھے، ان سب کی بیعت فسخ، مریدین پر ازروئے شریعت وطریقت لازم ہے کہ توبہ کریں اور کسی شیخ کامل سنی صحیح العقیدہ جامع شریعت وطریقت کے دست حق پرست پر بیعت ہوں۔

الحمدللّٰه ! یہ سلسلۂ عالیہ مداریہ کا وہ روحانی درس ہے جو ہر حال میں ایمان وایقان کو محفوظ رکھتا ہے۔ مرید جو اپنے شیخ سلسلہ کو فضیلت کلیہ کے ساتھ اپنا ہادی ورہبر مانتا ہے اور دنیا وآخرت میں حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کو اپنا حاجت روا اور فریادرس جانتا ہے وہ ان کی بارگاہ عالی مرتبت میں حاضر ہو کر اعلان کرتا ہے کہ اے اس ذات کے مدار جس کی ذات کی کوئی ابتداء نہیں اور جس کے ملک کی کوئی انتہا نہیں۔

سبحان اللّٰه ! وحدانیت باری تعالیٰ کا کتنا بلند احساس مرید صادق کے دل میں پیدا کیا جارہا ہے۔

ان نااہل مفتیوں نے حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کے لفظ مدار کا جو اصطلاح تصوف میں ایک اعلیٰ ترین مرتبہ اور درجۂ ولایت کا نام ہے اسے غلط معنی دے کر **مدار السموت والارض** اور **مدار الدنیا والآخرة** پر بھی کفر کا فتوی داغ دیا ہے۔ جب کہ تفسیر کی معتبر کتاب ''تفسیر فتح العزیز'' کے صفحہ ۱۴۰ پر حضرت شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ ۲۹ویں پارہ سورۂ مزمل شریف کی آیت **یوم ترجف الارض والجبال وکانت الجبال کثیباً مھیلا** جس دن کانپے گی زمین اور پہاڑ، قطب مدار اور ابدال کی موت کے سبب سے، جس کی برکت کے سبب سے عالم کا قیام اور ثبوت تھا۔

حضرت شیخ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے آیت مذکورہ کی روشنی میں اور اپنی

معتبر اور محققانہ تفسیر سے مدار پاک کے مدار السموات والارض اور مدار الدنیا والآخرۃ کے جواز کو روشن کر دیا ہے اور عیاں فرما دیا ہے۔ لہذا یہ بات ثابت ہوگئی کہ مدار پاک کے بارے میں کیا دلیل ہوسکتی ہے۔ قرآن پاک دلائل شرعیہ میں قطعی اول اور مقدم ہے، جو شخص کتاب اللہ سے ثابت شدہ حکم کا دانستہ انکار کرے وہ کافر ہے، اب ان مفتیوں کو لازم ہے کہ اپنے کفری عقیدہ اور غلط فتوؤں سے رجوع کریں اور خدائے تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو تجدید ایمان، تجدید نکاح اور تجدید بیعت کریں۔

مفتیان مذکورہ تعصب اور ہٹ دھرمی کی عینک اتار کر ملاحظہ فرمائیں کہ اسی قبیل کی ایک عبارت کتاب ''ذکر غوث پاک'' مصنفہ سید شاہ نیاز علی قادری جیلانی بغدادی کا صفحہ ۱۰۰ اور صفحہ ۱۰۱ پر لکھتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

"عبدالقادر جیلانی قطب المشرقین والمغربین قطب الارضین والسموت قطب العرش والکرسی قطب الفوق وتحت الثری قطب اللوح المحفوظ والقلم قطب غوث راکب الملائکۃ صاحب المعراج".

اور کتاب ''حیات غوث الوریٰ'' مؤلفہ سید نصیر الدین ہاشمی قادری برکاتی کا صفحہ ۲۷۱ ملاحظہ فرمائیں، لکھتے۔

''اسمائے گرامی عبدالقادر جیلانی غوث پاک رضی اللہ عنہ:۔

یاقطب البر والبحر یاقطب المشرق والمغرب یاقطب السموت والارضین یاقطب العرش والکرسی واللوح والقلم".

اب فتاویٰ دہندگان نافہم ارشاد فرمائیں کہ قطب السموت والارضین کہنا یا لکھنا بھی بظاہر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برابری کا ادعا ہے یا نہیں؟ کہ اس میں بھی بقول آپ کے کفر کا پہلو صاف ظاہر ہے۔ اور آپ خوب جانتے ہیں کہ قطب اور مدار کے لغوی معنی ایک ہی ہیں۔ اب آپ ہی کے فتوؤں سے مؤلف ''ذکر غوث پاک'' سید نیاز علی قادری بغدادی اور مؤلف ''حیات غوث الوریٰ'' سید نصیر الدین قادری برکاتی ان کلمات کی وجہ سے کافر ہوئے یا نہیں؟ کیا نام نہاد مفتیوں نے ان مؤلفین پر فیصلہ شرعیہ فرما کر تجدید ایمان، تجدید نکاح وتجدید بیعت کا فتویٰ دیا کہ نہیں۔

الفاظ کے مفاہیم بدل دینے والے مفتیان چابکدست ملاحظہ فرمائیں:۔

''بشیر القادری بشرح صحیح البخاری'' مؤلفہ مولانا مفتی سید غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمہ صفحہ ۱۰ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"الحمدللہ الذی ھو امجد علی والذی ھو احمد رضا عند کل ذکی".

مفتیان دعویداران انا بحر العلوم ذرا جلدی سے اپنے ہی انداز میں ترجمہ فرمائیں ط تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو اللہ امجد علی ہے اور جو اللہ احمد رضا ہے۔ ہر صاحب فہم کے نزدیک۔

کہئے کیا خیال ہے۔ اگر آپ حضرات میں کچھ بھی شائبہ حق پسندی وحق گوئی ہے تو مفتی سید غلام جیلانی علیہ الرحمہ پر اپنے فتوؤں سے کفر، تجدید ایمان، تجدید نکاح اور تجدید بیعت کی تلوار چلائیے، ورنہ کفر سے اسلام میں آجائیے اور اپنے سارے متبعین کو مسلمان کر لیجئے اس لئے کہ موت کا کوئی اعتبار نہیں ہے، خدا جانے کب آجائے، توبہ کر لیجئے کہ توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔

عبارت نمبر ۲

تفہیم ازہری:۔ اس روایت کا ثبوت دینا مداریہ کے ذمہ ہے۔ ان پر لازم ہے کہ کتب معتمدہ مستندہ سے اس کا ثبوت ہم پہنچائیں۔ اور یہ فقرہ بفحوائے کل شئ یرجع الی اصلہ صاف یہ مطلب دیتا ہے کہ سیدنا مدار علیہ الرحمہ اس قائل کے نزدیک اصل میں نبی ہیں اور یہ جو لکھا کہ تم صف اول اور صف ثانی کے درمیان رہو کیونکہ مرتبۂ مداریہ درمیان نبوت اور ولایت کی ہے۔ یہ جملہ سیدنا مدار علیہ الرحمہ کی تمام اولیاء پر تفصیل میں

صریح ہے اور یہ محتاج دلیل، بلکہ اپنے اطلاق سے تمام صحابہ پر خصوصاً سیدنا ابوبکر صدیقؓ پر فضیلت مدار بتاتا ہے اور یہ انکار فضل صحابہ و فضل صدیق ہے اور افضل صحابہ کا انکار بے دینی ہے اور یہی اس روایت کے بے اصل ہونے کو قرینہ کافیہ ہے۔ واللہ اعلم

تفہیم امجدی:۔ یہ روایت سراسر جھوٹ، دروغ اور بالکل جعل ہے اور اس کو سچ جاننا سراسر گمراہی اور منجر علی الکفر ہے، اس روایت کو صحیح ماننے کا مطلب یہ ہے کہ قائل اسے صحیح جاننے والا اصل میں حضرت مدار قدس سرہ کو نبی مان رہا ہے اور یہ بلاشبہ کفر ہے نیز یہ کہ حضرت قدسہ سرہ کو صحابۂ کرام سے افضل بتارہا ہے، یہ بھی کفر یہ کہنا کہ مرتبۂ مداریت مرتبہ ولایت و نبوت کے درمیان ہے، بے اصل اور ضرور بالضرور گمراہی ہے کہ اس کا ظاہر یہ ہے کہ مرتبۂ مداریت اس قائل کے نزدیک ''صحابیت'' سے بھی برتر ہے اور یہ ضرور کفر ہے۔ اس روایت کو صحیح ماننے والے پر بھی توبہ وتجدید نکاح و بیعت لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اصل عبارت نمبر ۲ اور اس کا مفہوم مع دلائل:۔

روز ازل کو جب ملائکہ نے بحکم رب جلیل تین صفیں روحوں کی مرتب کیں تو صف اول میں ارواح انبیاء علیہم السلام اور صف دوم میں ارواح اولیائے عظام اور صف سوم میں کل مخلوق کی روحیں داخل کیں تو بفحوائے کل شئی یرجع الی اصلہ سید الابرار حضرت زندہ شاہ مدار کی روح پاک دوسری صف سے نکل کر صف اولی میں داخل ہونے لگی۔ تو حکم ہوا کہ تم صف اول اور صف ثانی کے درمیان رہو کیونکہ مرتبۂ مداریہ درمیان نبوت اور ولایت کے ہے''۔

(میلاد زندہ شاہ مدار صفحہ ۲۷)

یہ روایت مؤلف کتاب ''میلاد زندہ شاہ مدارؒ'' نے اپنی طرف سے گڑھ کر نہیں لکھی ہے جیسا کہ غلو پسند قادریہ مصنفین کا دستور ہے، بلکہ حقیقتاً حق تالیف ادا کیا ہے۔ یعنی روایت کے ساتھ ان معتبر راویوں کی کتابوں کے نام بھی لکھ دئے ہیں جن سے روایت نقل کی گئی ہے۔

حضرت ظہیر الدین الیاس رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالۂ الیاس میں لکھا ہے "المدار محل بین النبوۃ والولایۃ "۔ (میلاد زندہ شاہ مدار صفحہ ۲۷۰)

مؤلف میلاد زندہ شاہ مدارؒ نے یہ عبارت کتاب ''سیر المدار'' حصہ اول مصنفہ مولانا شاہ ظہیر احمد قادری چشتی علیہ الرحمہ کے صفحہ ۶۹ سے اخذ کی ہے۔ المدار محل بین النبوۃ والولایۃ مداریت کا مقام درمیان نبوت اور ولایت کے ہے اور مولانا ظہیر احمد قادری اسی جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"اولیاء واتقیاکی جائے بازگشت قطب المدار ھے جیسا کہ پیغمبروں کو بزرگی ایک دوسرے پر ھے، اولیاء کے درمیان میں بھی ایسا ھی ھے، اس مقام کے دو مرتبے ھیں ایک نبوت دوسرے ولایت، مگر اولیاء کو مرتبہ ولایت حاصل ھے، اور مداریت کا مقام نبوت اور ولایت کے درمیان ھے"۔

مفتیان سادہ لوح!

آپ مولانا ظہیر احمد قادری اور ابوالعباس ظہیر الدین الیاس رحمۃ اللہ علیہ سے معلوم کیجئے کہ مرتبۂ مداریہ درمیان نبوت اور ولایت کے کیسے ہے، آپ نے فضل صحابہ اور فضل صدیق کا انکار کیسے کیا؟ اور سن لیجئے کہ کل شئی یرجع الی اصلہ سے مراد سرکار مدار پاک کے جد کریم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیونکہ وہ آپؒ کی اصل اور آپؒ کے جد امجد ہیں۔ اس لئے سرکار قطب المدار کی روح پاک صف دوم سے نکل کر صف اول کی طرف قدم بوسی کیلئے رجوع ہونے لگی، لیکن بارگاہ رسالتؐ سے حکم پا کر صف اول اور صف ثانی کے درمیان قرار پا گئی۔

بلاشبہ درجۂ قطب المدار منتہائے ولایت ہے اور بحمد اللہ وابستگان سلسلۂ عالیہ مداریہ حضرت زندہ شاہ مدار کو فضیلت کلیہ کے ساتھ ولایت کے آخری مرتبہ قطب المدار پر فائز مانتے ہیں لیکن ایمان رکھتے ہیں کہ افضل البشر بعد الانبیاء حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور ان کے درجہ اور مقام تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درجات اور مراتب مسلم ہیں۔ وہ ولی بھی ہیں لیکن صحابیت کے بلند پایہ مرتبے پر فائز ولی ہیں جن تک کوئی غیر صحابی پہنچ ہی نہیں سکتا۔

اب آپ بتائیں کہ حضرت مدار پاک کے درجہ قطب المدار پر فائز ہونے سے فضیلت صحابہ کس طرح اور کہاں متاثر ہوتی ہے۔ حضرت قطب المدار شہنشاہ ولایت اور سلطان اولیاء ہیں۔

بقول آپ کے وہ صحابہ سے افضل ہیں جب کہ ایسا ہرگز نہیں ہے اسی طرح کی عبارتیں قادریہ سلسلے کی متعدد کتابوں میں موجود ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے:۔

''کرامات غوثیہ'' مصنفہ مولانا سید مقدس علی سری بدایونی صفحہ ۳۰ اور ''مسالک السالکین'' مصنفہ مولانا عبدالستار بیگ سہرامی صفحہ ۲۳۸۔

"لطائف میں ہے کہ جب روز میثاق صفوف ارواح کرام اولیاء عظام اورجمیع خاص وعام تین صفوں میں اس طرح مرتب ہوئیں کہ صف اول میں انبیاء ومرسلین صف دوم میں اولیائے کاملین اورصف سوم میں عامہ مخلوقین اس وقت روح پرفتوح حضرت غوث الصمدانی محبوب سبحانی کی بمقتضائے شرافت ابدی ونجابت سرمدی اوربلند حوصلہ کرکے صف دوم سے منتقل ہوکر بار بار صف اول میں جاکھڑی ہوئی بھی اور کارکنان قضاوقدر صف اول سے لاکر صف دو م میں کھڑی کرتے تھے، مگر وہ اس صف

میں قرار نہ پکڑتی تھی، آخر الامر ملائکہ نے اس کیفیت کوحضور میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کیا۔ آپ نے تبسم فرماکر اس روح مطہر کوصف دوم میں درمیان صدیقین ومحبوبین کے داخل کیا اورفرمایا، اے لخت جگر نور بصر! آج تیری جابحکم خدا صف اولیاء میں مقرر ہے، کل قیامت کے دن تیری جگہ مقام محمود میں خاص میرے پہلو میں ہوگی"۔

مفتیان دروغ برلب وکذب بیان!

فرمائیں، یہ روایت کیا سراسر جھوٹ، دروغ بے فروغ اور بالکل جعل ہے؟ کیا اس کو سچ جاننا سراسر گمراہی اور منجر علی الکفر ہے؟

محقق عصر حضرت مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اخبار الاخیار شریف کے صفحہ ۱۴۱ پر اور زبدۃ الآثار صفحہ ۲۳ پر سرکار سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کو امام الصدیقین صدیقوں کے امام تحریر فرمایا ہے۔ اسی طرح شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی نے اپنی کتاب '' قرآنی تقریریں'' میں حضرت غوث پاک کو امام الصدیقین تحریر فرمایا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی علیہ الرحمہ والرضوان، اپنے مکتوبات میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"نبوت اورولایت کے درمیان ایک مرتبہ امامت کا ہے اوراس مرتبہ پرحضرات ائمہ تھے اوروہ اپنے وقت کے قطب المدار تھے"۔

اب دریافت کیجئے محقق عصر حضرت عبدالحق محدث دہلوی سے معلوم کیجئے شیخ الحدیث مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی سے کہ فضیلت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور مرتبہ صحابیت، حضرت غوث پاک کو امام الصدیقین لکھنے کے بعد قائم رہا یا گیا؟ اور یہ انکار فضل صحابہ ہے جو بے

دینی ہے یا دین؟ امام الصدیقین لکھ کر حضرت غوث پاک کو صحابۂ کرامؓ سے افضل بتایا جارہا ہے یا نہیں؟

پوچھئے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ سے کہ نبوت اور ولایت کے درمیان جو مرتبہ امامت کا ہے اور جس پر فائز حضرات قطب مدار بھی تھے، تو کیا یہ ان کے نزدیک صحابیت سے بھی افضل و برتر ہے اور بقول آپ کے کفر ہے، فرمائیے کہ توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح وبیعت کا خودساختہ شرعی حکم کب عمل میں لا رہے ہیں؟

مولانا مفتی اختر رضا ازہری اور مولانا شریف الحق امجدی میں اگر ذرا بھی غیرت ایمانی اور حوصلۂ حق گوئی ہو تو حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الحدیث مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ والرضوان کے خلاف کافر ہونے، توبہ وتجدید ایمان، تجدید نکاح وبیعت کے فتاوے صادر فرمائیں۔ یا آپ کے ترکش میں سارے کفری تیر صرف وابستگان سلسلۂ مداریہ ہی کے لئے مخصوص ہیں۔

معترضہ سوال نمبر ۳ کی عبارت مذکورہ :۔ "جب حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ کے چہرۂ انور سے ایک نقاب اٹھ جاتا تھا تو مخلوق خدا سجدے میں گرنے لگتی تھی کیونکہ جس طرح حضرت آدم علیہ السلام مسجود ملائکہ گزرے اسی طرح حضرت قطب المدار مسجود خلائق گزرے"۔

(''میلادزمندہ شاہ مدار ص ۴۳، ذوالفقار بدیع ص ۱۰۶'')

تفہیم ازہری :۔ ''سیدنا مدار علیہ الرحمہ کے احوال میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے بھی یہ لکھا ہے کہ ''جس کی نظر آپ کے جمال پر پڑتی بے اختیار سجدہ کرتا'' اخبار الاخیار شریف میں ہے کہ:۔ ''ہر کہ نظر بر جمال او افتاد سے بے اختیار سجود کرے'' مگر سیدنا آدم علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام سے تشبیہ دینا بے ادبی ہے جس سے

توبہ لازم اور تجدید ایمان بھی اور بیوی والا ہو تو تجدید نکاح بھی کرے کہ آدم علیہ السلام کو مسجود ملائکہ اور شاہ مدار کو مسجد وخلائق کہنا صراحۃً مدار صاحبؒ کو آدم علیہ السلام سے افضل بتانا ہے اور یہ کفر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

تفہیم امجدی :۔ یہ کہنا کہ جس طرح آدم مسجود ملائک گزرے اسی طرح حضرت مدار مسجود خلائق گزرے، حضرت مدار کی حضرت آدم علیہ الصلوۃ والتسلیم پر فوقیت وبرتری بتاتی ہے یہ بھی کفر ہے۔ اس لئے اس قائل پر بھی توبہ وتجدید ایمان ونکاح وبیعت لازم۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے اخبار الاخیار شریف میں بھی جو نقل فرمایا ہے اسے یوں نقل فرمایا ''گویند'' لوگ کہتے ہیں۔ اس سے یہ ظاہر نہیں ہے کہ حضرت شیخ اس بات کو صحیح مانتے ہیں۔ بلکہ بنظر دقیق ضعف کی طرف اشارہ ہے، بلکہ حضرت شیخ نے اسی اخبار الاخیار شریف میں فرمایا۔

"بعضے اوضاع ایشان برخلاف ظاہر احکام شریعت بود" ان کے بعض طریقے ظاہر شریعت کے خلاف تھے"۔صفحہ ۱۷۰

اصل عبارت نمبر ۳ :۔ ''آئینہ تصوف میں ہے کہ حضرت غوث پاک اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

"باللہ ثم باللہ میں نے اکثر دیکھا کہ ایک یا دو نقاب جب زندہ شاہ مدار کے چہرے سے اٹھ جاتے تھے تو مخلوق خدا سجدے میں گرنے لگتی تھی، لہذا جس طرح آدم علیہ السلام مسجود ملائکہ گزرے اسی طرح حضرت زندہ شاہ مدارؒ مسجود الخلائق گزرے"۔انتہی۔

(میلادزندہ شاہ مدار ص ۴۳، ذوالفقار بدیع ص ۱۰۶)

اصل عبارت نمبر ۳:۔ آئینۂ تصوف میں ہے کہ حضرت غوث پاک اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"باللہ ثم باللہ ، میں نے اکثر دیکھا کہ ایک یا دو نقاب جب زندہ شاہ مدار کے چہرے سے اٹھ جاتے تھے تو مخلوق خدا سجدے میں گرنے لگتی تھی لہذا جس طرح آدم علیہ السلام مسجود ملائک گزرے اسی طرح حضرت زندہ شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ مسجود الخلائق گزرے۔انتہیٰ۔

(میلاد زندہ شاہ مدار ص ۴۳، ذوالفقار بدیع ص ۱۰۶)

عبارت متذکرہ بالا، مؤلف میلاد زندہ شاہ مدار اور مؤلف ذوالفقار بدیع نے تواریخ آئینۂ تصوف مصنفہ مولانا مولوی محمد حسن چشتی رام پوری علیہ الرحمہ سے نقل فرمائی ہے۔ فیصلہ شرعیہ میں اس عبارت کو سیاق وسباق کو چھوڑ کر لکھا گیا ہے۔ اصل عبارت تواریخ آئینۂ تصوف مصنفہ مولانا محمد حسن چشتی رام پوری ص ۱۵۴ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت قطب ربانی غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی نے اپنے مکتوب "نطاب کبرۃ الوحدۃ" اور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ سنجری شہنشاہ ہند الوی نے اپنے مکتوب نطاب احدیتہ المعارف میں لکھا ھے کہ باللہ ثم باللہ ہم نے دیکھا کہ حضرت شاہ بدیع الدین کے نقاب احیاناً ایک یادو اٹھ جاتے تھے تو خلق اللہ سجدے میں گرنے لگتی تھی ، کیونکہ جس طرح حضرت آدم علیہ السلام مسجود ملائک تھے اسی طرح حضرت بدیع الدین مسجود خلائق تھے اوریہ شرف ان کو صرف دست اقدس حضرت سرور کونین سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے

چہرے پر مس کرنے سے ہوا تھا۔ مگر آپ حجابات دبیز میں اپنا چہرہ مستور رکھتے تھے تاکہ شریعت سے باہر قدم نہ نکلے"۔

آپ نے دیکھا کہ اس کی ذمہ داری ناقلین پر نہیں ہے اس تحریر کی ذمہ داری تو شریعت اور طریقت کے ان مجمع البحرین پر ہے جن کے آگے اہل شریعت وطریقت سر تسلیم خم کرنا اپنی سعادت اور عین ایمان سمجھتے ہیں۔

مفتی صاحبان! فیصلہ شرعیہ دینے سے پہلے کاش مولوی محمد حسن چشتی رامپوری سے پوچھ لیتے کہ انہوں نے حضور سیدنا غوث پاک اور حضور سیدنا غریب نواز کے نطاب کبرۃ الوحدۃ اور نطاب احدیۃ المعارف کے حوالوں سے حضور سید قطب المدار کو مسجود خلائق لکھ کر کیا غضب کر دیا۔

مفتیان نااھل! اب آپ بغداد شریف اور اجمیر معلیٰ جا کر سیدنا غوث اعظم اور سید خواجہ خواجگاں سے احکام شرعیہ معلوم کرلیں تو بہتر ہے کیونکہ مسئلہ حضور سیدنا قطب المدار کے مسجود خلائق ہونے کا ہے۔

خودساختہ شریعت کے ٹھیکیدارو! دیکھو" برکاتِ امدادِ لاھل االاستمداد" مؤلفہ فاضل بریلوی حضرت مولانا مولوی مفتی احمد رضا خاں قادری ص ۳۰ پر تحریر فرما رہے ہیں۔

"شاہ عبدالعزیز تفسیر عزیزی میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت بیان کرکے فرماتے ھیں کہ "آناں مراتب است ھیچ کس از بشر نداده اند مگر بطفیل ایں محبوب برخے ازاولیاء است اوراشمۂ محبوبیت آں نصیب شده ومسجود خلائق ومحبوب ولھا گشته اند مثل حضرت غوث الاعظم وسلطان المشائخ نظام الدین اولیاء قدس سرھما"۔

کتاب ”درالمنظم فی مناقب غوث الاعظم“ مؤلفہ مولانا حافظ شاہ محمد علی انور قادری قلندری رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۷۱ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت مولانا عبدالعزیز محدث دهلوی تفسیر سوره الم نشرح کے بیان شرح صدر کے بارهویں نشیمن میں لکھتے هیں که ایك محبوب نازمین مه جبین بلکه ایك کعبۂ امثال هے که جس کے جسم کی تجلی جمال الهی نے اپنا آشیانه بنالیا اور ایك طورتمثال هے که جس پرانوار حسن ازلی چمکے اورشان محبوب اس میں جلوه گر هوئی، وه اپنی جاذبۂ محبت سے دلوں کا شکار کرتا هے اورهزار دو هزار عاشق حسن ازلی دیوانه وار بلاتوقع کسی منفعت اوراستفادۂ کمال اس کی کمند جاذبه کو هاتھ میں لینے کیلئے دوڑے آتے هیں اوراس کے آشیانے پرسجده کرکے اس کے جمال کے مشتاق هوتے هیں اوریه مرتبه ان مراتب سے هے جو کسی بشر کو نهیں ملا۔ مگر بطفیل اس محبوب مقبول کے، البته بعض اولیائے امت کو کرشمۂ محبوبت سے حصه ملا اوروه مسجود خلائق اورمحبوب دلهاهوئے جیسے حضرت غوث الاعظم اورسلطان المشائخ نظام الدین اولیاء قدس الله سرهما۔

مفتی صاحبان! ذرا فیصلۂ شرعیہ اٹھائیے اور بارگاہ رضویہ پہونچائیے اور حکم دیجئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ، آپ پر توبہ لازم ہے، تجدید ایمان کیجئے اور آپ نے رکات الامداد میں حضرت غوث پاک اور حضرت نظام الدین اولیاء کو مسجود خلائق کیوں لکھدیا جب حضرت آدم علیہ السلام صرف مسجود ملائک تھے تو آپ نے ان پرفوقیت وبُشری سرکار غوث پاک اور حضرت نظام الدین اولیاء کو مسجود خلائق لکھ کر کیوں عطا فرمائی، یہ کفر ہے

اور آپ اس کے قائل۔

ملاحظہ فرمائیے کتاب ”حیات غوث الوریٰ“ مؤلفہ صوفی سید نصیر الدین ہاشمی قادری، برکاتی صفحہ ۷۶ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"موسیٰؑ جس تجلی کی ایك چمك سے بے هوش هوگئے تھے اورکوه طور ریزه ریزه هوگیاتھا، هر لمحه اور آنکھ جھپکتے میں ایسی ستر هزار تجلیات ان پر (غوث اعظم) وارد هوتی هیں اوروه دم نهیں مارتے بلکه هل من مزید کهتے هیں، وه سلطان الفقراء اورسید الکونین هیںؓ"۔

اور اسی کتاب ”حیات غوث الوریٰ“ کے صفحہ ۱۲۳ پر تحریر ہے۔

"میں (غوث پاك) یعقوب کے ساتھ تھا جب که اُن کی آنکھ بند هوگئی نهیں لوٹائیں اُن کی آنکھیں مگر میرے لعاب دهن سے"۔

فیصلہ شرعیہ دینے والے مفتی صاحبان! مولوی محمد حسین چشتی رام پوری کا یہ کہنا کہ جس طرح آدم علیہ السلام پر فوقیت و برتری ظاہر کرتا ہے اور بقول آپ کے یہ کفر ہے، اب بتائیے کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام جس تجلّی کی ایک چمک سے بے ہوش ہو گئے تھے۔ وہی تجلیات ذاتی ہر لمحہ ستر ہزار بار حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ پر وارد ہوئی تھیں اور وہ دم نہیں مارتے تھے۔ اس سے حضرت غوث پاک کی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت و برتری ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دینا بے ادبی اور گستاخی ہے یا احترام؟ حضور سیدنا غوث الاعظم کا بقول مصنف حیات غوث الوریٰ حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھ میں اپنا لعاب دہن لگا کر آنکھیں واپس لانا احترام نبوت ہے یا عظمت ولایت؟ اور بقول آپ کے فیصلہ شرعیہ کے یہ کفر وارتداد ہے یا دین وایمان؟

عبارت نمبر ۴:۔ "تحقیق جب الله تعالیٰ آسمانوں کوچھ روز میں پیدا فرماچکا اورعرش معلی پرجلوه نما هوا تو اسی قطب المدارکے دوشوں شے گزرکر اپنے انوار سے مشرف فرماکر جمیع اولیاء واتقیاء غوث وقطب پراس کو افتخار بخش کر عرش بریں پررونق افزاهوا۔ اورآوازآئی که جن کے قدم تمام اولیاء الله کی گردن پر، سن! اس کی گردن پرتیرا قدم هے ، جیساکه مولانا معظم، واقف راز خفی وجلی صوفی سید جرأت علی نو رالله مرقده، بحواله کتاب حقیقت الواصلین اپنی تصنیف میں تحریر فرماتے هیں"۔(میلادزنده شاه مدار ص ۹)

تفهیم ازهری:۔ ''روایت مندرجہ کا ثبوت کتب معتمدہ سے مداریہ کے ذمہ ہے اوراللہ تعالیٰ کیلئے جو مدارعلیہ الرحمہ کے دوشوں سے گزرنا ذکر کیا۔ مسلمانوں کے عقیدہ کے خلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم نہیں اور گزرنا صفت جسم ہے جس سے وہ منزہ ہے اسی سے اس روایت کی بے اعتباری عیاں ہے۔ واللّٰه تعالیٰ اعلم

تفهیم امجدی:۔ یہ قول بھی کفریات، ضلالات، خباثات کا مجموعہ ہے۔ ''اللہ تعالیٰ قطب المدار کے دوشوں سے گزرکرعرش پرجلوہ نما ہوا'' گزرنا جسم کی صفت خاصہ ہے تو لازم کہ قائل نے اللہ عزوجل کے لئے جسم مانا اور اللہ عزوجل کے جسم ماننا کفر صریح۔ ہر جسم مرکب ہے مرکب حادث ہے، مرکب محتاج الی الاجزاء، ہر محتاج حادث وممکن۔ تعالی الله عن ذلک علوًّا کبیرا۔ ہر جسم کے لئے مکان ہونا لازم، اور ہر ذی مکان محاط یہ بھی کفر ہے یا کم از کم ذی چیز ہونا لازم اور ہر ذی چیز قابل اشارہ حسیہ یہ بھی کفر، پھر گزرنے کے لئے انتقال من مکان الی مکان لازم اس طرح اللہ عزوجل کے اثبات مکان، نیز لازم کہ وہ محیط کل غیر متناہی نہ ہو، یہ بھی کفر، پھر اس قول کو لازم کو

بقول اس قائل کے حضرت قطب المدار کے روش پر گزرنے سے پہلے عرش پر رونق نزانہ تھا۔ یہ بھی کفر، اس سے ظاہر متبادر یہ کہ قطب المدار کے دوشوں سے گزرکر عرش معلیٰ پر جلوہ نما ہوا۔ تو عرش کے ماورا شہید نہ رہا یہ بھی کفر۔

اس قائل پر بھی اس قول کی بناء پر متعدد وجوہ سے توبہ وتجدید ایمان ونکاح لازم اور از روئے طریقت بیعت بھی۔ پھر اس قائل کا یہ کہنا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ ''جن کے قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہیں ان کی گردن پر تیرا قدم''۔ اللہ عزوجل پر جھوٹ باندھتا ہے اور اپنا ٹھکانہ جہنم بناتا ہے۔ ارشاد ہے ''من اظلم ممن افتری علی الله کذبا'' اس سے زیادہ بڑھ کر کون ظالم جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''من کذب علیَّ متعمداً فلیتبوّا مقعده فی النار''. جو مجھ پر قصداً جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنائے، جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے والے کا ٹھکانہ جہنم ہے تو اللہ عزوجل پر جھوٹ باندھنے والے کا ٹھکانہ بدرجہ اولیٰ ضرور بالضرور جہنم ہے۔ اس قائل نے یہ تو مان لیا کہ بحکم الٰہی ایک ہستی ایسی ہے جس کا قدم پاک ہر ولی کی گردن پر ہے۔ یہ اس ہستی کا تصرف باطنی ہے کہ اپنے دشمنوں سے اپنی فضیلت کا اقرار کرالیا۔ اس ہستی سے عداوت کی سزا یہ ہے کہ یہ کفریات صریح کی پھونکیں اڑاتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اور سچ فرمایا:۔

''تکذیبی سمٌ قاتل'' مجھے جھٹلانا تمہارے دین کے لئے زہر قاتل ہے''۔

اور یہ اقوال اس بات کی دلیل ہیں کہ حضرت سراج الدین سوختہ قدس سرہ نے جو حضور مدار قدس سرہ سے فرمایا تھا۔

''میں نے تمہارے مریدوں کو گمراہ کردیا''۔

اس کا ظہور ہے کہ حضرت مدار قدس سرہ کے مرید ہونے کا ادعا کرنے والے کس طرح گمراہ ہوئے۔ واللّٰه تعالیٰ اعلم

مفتیان روباہ ساز و دریدہ دھن! آپ تو وہ ہیں جن پر خدائے تعالیٰ نے فتنوں کے دروازے کھول دئے ہیں اور علم و فضل و کمال کے تمام دریچے بند کر دئے ہیں۔ اس لئے آپ میں صلاحیت تفہیم کہاں سے آئے، آپ تو ایک موہوم سے نقطے پر اہرام معکوس بنانے کے قائل ہیں۔ آیئے میں آپ کو عبارت متذکرہ بالا کے مفاہیم سے روشناس کراؤں۔ شاید اللہ تعالیٰ آپ کو تفہیم ایمانی عطا فرمائے اور آپ کافرگری سے باز آ کر خود کو کفر کی دلدل سے نکالنے کی کوشش کریں اور توبہ و تجدید ایمان نیز تجدید نکاح و تجدید بیعت سے بچ سکیں، حالانکہ آپ کی فتانت سے یہ توقعات نہ ہونے کے برابر ہیں پھر بھی۔

میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

عبارت کا اصل مفہوم:۔ مفتیان حیلہ جو آپ کے بیان سے کسی طرح یہ ثابت نہیں ہوتا کہ خدائے تعالیٰ حضرت شاہ مدارؒ کے کاندھے سے ہو کر عرش اعظم پر گیا۔ ظاہر ہے کہ سواری کے لئے جسم کا ہونا ضروری ہے اور ہر مسلمان ایمان رکھتا ہے کہ باری تبارک و تعالیٰ جسم و جسمانیات سے مُبرَّا ہے، دوشوں سے گزرنے کے معنیٰ یہ تو نہیں ہوئے کہ کاندھے پر چڑھ کر عرش پر گیا۔ ہر مسلمان کا یہ ایمان ہے۔ تخلیق عالم سے قبل بجز ذات باری تعالیٰ کے کسی کا وجود نہ تھا اور یہ کائنات و ماورائے کائنات کوئی شے جلوۂ باری تعالیٰ سے خالی نہیں ہے۔ تو پھر یہ کہنا بھی بے معنی ہو جاتا ہے کہ اس دوران وہ کہاں رہا؟

جب اللہ تعالیٰ نے عالم خلق کو پیدا فرمایا اور عرش کو اپنی تجلیات الوہیت سے منور فرمایا تو وہی تجلیات روشن مدار پر بھی ساطع ہوئیں۔

مفتی صاحبان! یہ آپ کا کون سا قاعدہ اور کہاں سے بیان کیا کہ ہر گزرنے والی چیز جسم ہے۔ روشنی، ہوا اور اشیائے لطیفہ یہ سب گزرنے والی ہیں تو کیا آپ انہیں جسم تسلیم کریں گے؟ اگر آپ تسلیم کرتے ہیں ……… تو ماننا پڑے گا کہ ہوا انقسام

قبول کرے، روشنی انقسام قبول کرے، اور ایسا نہیں ہے مثلاً روح، یہ بھی شئے لطیف ہے جو انقسام کو قبول نہیں کرتی، اگر بقول آپ کے ہر گزرنے والی چیز جسم ہے تو روح کو جسم ماننا پڑے گا اور جب روح کو جسم مان لیا تو پھر جسم کو کیا مانئے گا؟ ثابت ہوا کہ ہر گزرنے والی چیز جسم نہیں۔ خدائے تعالیٰ کے لئے بھی محض گزرنے سے جسم ثابت نہیں ہوا۔ تو پھر مذکورہ عبارت کفر نہیں بلکہ اس کا مطلب و مفہوم تو یہ ہے کہ عالم ارواح میں روح مدار پاک پر رب تبارک و تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا۔ اور گوناگوں فضائل ولایت سے مشرف فرمایا۔ بالخصوص پرتو صمدیت دوش مدار العالمین پر ارزاں فرما کر درجۂ صمدیت و محبوبیت سے نوازا۔ اور مقام منتہائے ولایت پر سرفرازی بخشی، ازاں بعد سروش غیبی نے اعلان کیا کہ جس کے قدم اولیاء کی گردن پر ہیں سن! اس کی گردن پر تیرا پاؤں ہے۔

مقصود درجۂ قطب المدار کی برتری کا اظہار تھا۔ ’’سن‘‘ کی تہدید اس بات کی مظہر ہے کہ عالم روحانیت میں عدلیہ کو انتظامیہ پر فوقیت حاصل ہے۔ **ذالک فضل اللّٰہ یؤتیه من یشیاء۔**

کتاب ’’حیات غوث الوریٰ‘‘ میں سید نصیر الدین قادری برکاتی تحریر فرماتے ہیں کہ

"جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام قاب قوسین میں قرب خاص حاصل ہوا تھا تو وہاں حضور غوث رضی اللہ عنہ کی روح مبارکہ بھی تھی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی حیثیت سے تشریف لائی تھی۔ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے یعنی رب تبارک و تعالی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سرکار غوث پاک کا قاب قوسین پر ملاپ ہوا"۔

مفتی صاحبان! آپ فرمائیں کہ سورۂ ’’والنجم‘‘ میں ’’فکان قاب قوسین او ادنیٰ‘‘ کی تفسیر میں کسی مفسر کا کوئی قول ہے جس کو ’’حیات غوث الوریٰ‘‘ کے مؤلف نے

بیان کیا ہے؟ یا محض جعل ہے۔ واقعۂ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں، جس قدر بھی احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہیں کیا ان میں کہیں اس بات کا ذکر ہے کہ مقام قاب قوسین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت غوث اعظم یا ان کی روح موجود تھی؟ یا یہ محض لغو اور بالکل بے بنیاد بات ہے۔

مرتبۂ غوث الوریٰ اور عظمت غوث پاک مسلم، لیکن آپ جیسے نام نہاد مولویوں نے نہ جانے کس زعم باطل میں ایسی بے بنیاد اور بے سروپا باتیں لکھ ڈالی ہیں جس سے تحریف قرآنی تک لازم آتی ہے اور یہ کفر صریح ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سورہ کی تفسیر میں تحریر فرمایا ہے۔

”فکان قاب قوسین“ ترجمہ:۔ تو اس جلوہ اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا۔ بلکہ اس سے بھی کم۔

تفسیر:۔ اس میں بھی چند قول ہیں، ایک تو یہ کہ نزدیک ہونے سے حضور صلی اللہ علیہ کا عروج ووصول مراد ہے اور اترآنے سے نزول ورجوع، تو حاصل معنی یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے قرب میں بارياب اوروصال کی نعمتوں سے فیضیاب ہوکر خلق کی طرف متوجہ ہوئے، دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت رب العزت اپنے لطف ورحمت کے ساتھ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہوا۔ اوراس قرب میں زیادتی فرمائی۔ تیسرا قول یہ ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرب بارگاہ ربوبیت ہوکر سجدۂ طاعت ادا کیا“۔

فاضل بریلوی کے محقق ومستند ترجمہ وتفسیر، کنزل الایمان کی عبارت میں روح غوث پاک کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔ کہ مقام قرب باری تعالیٰ میں جب مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے تو روح غوث پاک بھی تھی۔ کیا کنز الایمان نے جو تفسیر پیش کی ہے وہ غلط ہے؟ اگر فاضل بریلوی کی پیش کردہ تفسیر جمہور مفسرین کے خلاف ہے تو مفتی صاحبان کو دعوت دیتا ہوں کہ کسی مفسر کا قول اس کے خلاف اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کریں۔ میرا دعویٰ ہے کہ آپ اور آپ کے مؤیدین ہرگز نہ پیش کرسکیں گے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ کا مدار پاک کے کاندھوں سے گزرنا تو نظر آ گیا۔ مگر غوث پاک کا بھید، علم الٰہی میں نبوت سے پہلے ہونا نظر نہیں آیا۔ غوث پاک کا معراج میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام قاب قوسین میں ہونا نہ دکھائی دیا۔ جب کہ مقام قاب قوسین نبی کریم کے لئے خاص ہے۔ ولی تو ولی دیگر انبیائے کرام کو بھی مقام قاب قوسین حاصل نہیں۔ اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت ہوتی ہے اور تحریف قرآن لازم آتی ہے۔ اور یہ دین میں اپنی طرف سے بدعت قبیحہ ومذمومہ کا ایجاد واختراع ہے جو سراسر گمراہی ہے دینی خسران اور عذاب جہنم کا باعث ہے۔

مفتیان بے بصر! دیکھئے حیات غوث الوریٰ مؤلفہ سید نصیر الدین ہاشمی قادری ص ۱۶۱ پر تحریر فرماتے ہیں۔

”پھر مجھ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے غوث اعظم! میں نے انسان کو اپنی سواری اوسارے اکوان کو انسان کی سواری بنایا“۔

اس کے ظاہری معنی بقول آپ کے یہ ہوتے کہ اللہ تعالیٰ سوار ہے اور انسان اس کی سواری ہے۔ اور یہ مسلمہ ہے کہ سوار کی سواری کی حاجت اس وقت پڑتی ہے جب کہ اس کو اپنی منزل تک پہنچنے میں دشواری ہو۔ تو وہ انسان کی سواری کرنے کا محتاج ہے اور محتاج ہونا اللہ تعالیٰ کے لئے محال ہے۔ کیونکہ محتاج ہونا مخلوق کی صفت ہے تو لازماً یہ بات سمجھ میں آئی کہ مخلوق کی صفت آپ نے خالق کے لئے ثابت کی ہے اور مخلوق کی کوئی بھی صفت خالق کے لئے ماننا محال ہے اس لئے کہ مخلوق کی صفت خود مخلوق اور حادث ہے تو

ثابت ہوا آپ نے خدا کو ایک مان کر حادث ومخلوق ثابت کردیا۔ اور یہ کفر صریح ہے۔ مفتی صاحبان فرمائیں کہ اس قول سے کیا ہوئے؟ آپ کو کچھ ہوش بھی ہے۔ یا مدہوشی میں سب کچھ بکے جارہے ہیں ہوش میں آیئے اور اپنے ایمان کی خبر لیجئے۔

بات یہیں تک نہیں ہے بلکہ اور آگے یہ ہے کہ اللہ جب انسان پر سوار ہوکر سفر کرے گا تو اس کا انتقال من مکان الی مکان لازم اس طرح اللہ عزوجل کا اثبات مکان نیز لازم اور یہ بھی کفر ہے لیجئے ملاحظہ فرمایئے اسی صفحہ ۱۶۱ پر حیات غوث الوریٰ کی دوسری عبارت:۔

"پھر میں (غوث اعظمؒ نے سوال کیا۔"اے رب تیرا کوئی مکان ہے؟" فرمایا اے غوث الاعظم! میں مکانوں کا پیدا کرنے والا ہوں اورانسانوں کے سوا میرا کھیں مکان نہیں"۔

فرمایئے مفتی صاحب! کیا غوث پاک رضی اللہ عنہ کے قول کا منشاء ومراد وہی ہے جو آپ نے ''فیصلۂ شرعیہ'' میں مؤلف میلاد زندہ شاہ مدار پر ظاہری معنی مراد لے کر کفر کا راگ الاپا ہے؟ اب حضور غوث پاک آپ کے گمراہ کن اور غیر شرعی فیصلے سے کیا ہوئے؟

یہ اہانت قطب المدار رضی اللہ عنہ کا ثمرہ ہی ہے کہ دربار غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ میں بھی معتوب ومقہور ہوئے۔ اور بارگاہ غوثیت کے شدید گستاخ قرار پائے۔ العیاذ باللہ۔

کیا انسان کو خدا کا مکان کہنا اور لکھنا اپنے ظاہری اعتبار سے درست ہے؟ یعنی خدا کے لئے مکان تسلیم کرنا اس بات کا ادّعا ہے کہ گویا خدا مکان میں آسکتا ہے۔ یہ کفر ہے اور جب خدا مکان میں آسکتا ہے تو ہر مکان کے لئے زمان ہے اور ہر مکان کے لئے جہات ہیں تو پھر یہ ہوگا کہ خدا وہ ہے جو زمان ومکان وجہان میں آسکتا ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنا کفر صریح ہے، فرمایئے ایسا عقیدہ آپ کے نزدیک مستحسن ہے یا کفر وارتداد؟

لیجئے مفتی صاحبان!

حیات غوث الوریٰ ص ۱۶۷ کی ایک اور عبارت ملاحظہ فرمایئے۔ اور اپنی بدعقلی، گندی ذہنیت اور اولیاء دشمنی کا جنون دکھایئے۔

"پھر مجھ سے فرمایا کہ اے غوث اعظم تو میرے پاس سوجا" الخ۔

قرب اس بات کا مدعی ہے کہ اس سے پہلے بعد تسلیم کیا جائے کیونکہ ہر قرب کو بعد مستلزم ہے کہ اس کے لئے مسافت ہے اور مسافت کے لئے لازم ہے کہ اس کے لئے ابتداء وانتہا ہو۔

ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ابتداء وانتہا کا عقیدہ ہے، کیا مفتی صاحبان آپ خدائے تعالی کے لئے ابتداء وانتہا مان کر عقیدۂ کفریہ کے قائل ہیں؟ اور اگر آپ کا ایسا عقیدہ ہے تو پھر از روئے فیصلۂ شرعیہ آپ کیا ہوئے اور آپ کے مؤیدین ومریدین کیا ہوئے؟

کچھ عرض کروں یا پھر آپ پر چھوڑ دوں'' العیاذ باللہ

مفتی صاحبان! بقول آپ کے اور آپ کی ایمانی کتاب ''سبع سنابل'' کے حضرت سراج الدین سوختہ قدس سرہ نے جو حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ

"میں نے تمھارے مریدوں کو گمراہ کردیا"۔

اس کا شیطانی ظہور ہوا۔ خوب یاد رکھئے کہ گمراہ کرنا شیطان علیہ اللّعن کا کام ہے اور آپ اور آپ کی شیطانی کتاب ''سبع سنابل'' نے حضرت سراج سوختہ جیسے ولی کامل کے منھ سے

"من مریدان شمار اگمراہ کردیم"

کہلوا کر بارگاہ ولایت میں اپنی گمراہی، شدید گستاخی اور بے ادبی کا جو مظاہرہ کیا ہے یہ بھی حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ سے عناد وعداوت کی سزا ہے جس نے آپ کے دین ودنیا دونوں کو تباہ وبرباد کردیا ہے۔

اصل عبات نمبر۷:۔ "حضرت خاتم النبیین علیه التحیة والتسلیم زمانه نبوت سے پہلے درجۂ قطب المدار پرتھے وهی مرتبه حضرت زنده شاه مدار کو آپ نے عنایت فرمایا"۔

(مدار اعظم ومیلا دزندہ شاہ مدار ص ۲۷)

خودساختہ مولویوں، مفتیوں کی سمجھ میں یہ بات کیوں نہیں آتی کہ ولی کا درجہ اور اس کے اختیارات رکھنے والا نبوت اور رسالت کے عظیم مرتبے پر نہ فائز ہوسکتا ہے اور نہ اس کے اختیارات رکھنے کا دعویٰ کرسکتا ہے لیکن نبی کو تمام درجات کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔

مفتی اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خاں قادری علیہ الرحمہ نے حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات حصہ سوئم کے صفحہ۲۶۲ پر تحریر فرمایا ہے۔

''عرض:۔ حضور! یہ مشہور ہے کہ الولایۃ افضل من النبوۃ۔

ارشاد:۔ یوں نہیں، بلکہ یوں ہے، ولایۃ النبی افضل من النبوۃ نبی کی ولایت افضل ہے اس کی نبوت سے کہ ولایت کی توجہ الی اللہ ہے اور نبوت کی توجہ الی الخق''۔

حافظ علی انور قلندر علیہ الرحمہ ''درالمنظم فی مناقب غوث الاعظم'' کے صفحہ ۵۰ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

''آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین مرتبے ہیں، پہلا ولایت کا، دوسرا نبوت کا، تیسرا رسالت کا''۔

''لطائف اشرفی'' میں جو ملفوظات ہیں حضرت غوث العالم مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی علیہ الرحمہ والرضوان کے اور جس کو مولانا نظام الدین یمنی علیہ الرحمہ نے مرتب فرمایا ہے۔ صفحہ ۱۱۹ پر لکھتے ہیں:

"حضرت قدوة الکبریٰ فرمودند که حضرت ابن القائد را حضرت

غوث الثقلین مفریده، آں حضرت می گفت محمد ابن القائد من المفردون۔ صاحب فتوحات می گویند که مفردون جماعتے اند۔ خارج از دائره قطب وخضر علیه السلام ایشاں است درسول علیه السلام پیش از بعثت نبوت ایشاں بود"۔

''انوارالعارفین'' میں حافظ محمد حسن چشتی علیہ الرحمہ نے صفحہ ۱۰۴ پر تحریر فرمایا ہے:۔

"درلطائف اشرفی ازصاحب فتوحات مکی نقل می کند که حضرت رسالت پناه پیش از نبوت درافراد بود وخضر علیه السلام نیز درافراد است"۔

اعلی حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے ملفوظات حصہ اول میں مفتی اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خاں قادری علیہ الرحمہ نے صفحہ ۱۰۱ پر تحریر فرمایا ہے کہ:۔

''غوث اکبر وغوث ہر غوث حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں''۔

''اصول المقصود'' میں حضرت مولانا تراب علی قادری قلندری قدس سرہ صفحہ ۲۹۷ پر رقمطراز ہیں:۔

"حضرت صلی اللّٰه علیه وسلم دروقت حود قطب الارشاد بودند وقطب الابدال درآن وقت اویس قرنی بود رضی الله عنه"۔

''درالمنظم فی مناقب غوث الاعظم'' کے صفحہ ۴۱۔۴۰ پر مولانا شاہ علی انور قادری علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"آں حضرت صلی اللّٰه علیه وسلم اپنے وقت میں قطب الارشاد تھے اورحضرت اویس قرنی رضی اللّٰه عنه قطب الابدال"۔

کتاب سفینۃ الاولیاء تالیف شہزادہ داراشکوہ قادری کے اردو ترجمے میں مولانا محمد وارث کامل صفحہ ۲۷ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"صاحب فتوحات رقمطراز هیں که مفردون ایسا گروه هے جو دائرۂ قطب سے باهر هے اورخضر علیه السلام کا شمار اسی گروه میں هے آں حضرت صلی الله علیه وسلم کا تعلق بعثت سے قبل اسی گروه سے تها"۔

مدار اعظم مؤلفہ مولانا حکیم فرید احمد نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ صفحہ ۵۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"حضور سرور عالم صلی الله علیه وسلم کو مرتبۂ مداریت پروردگار عالم نے عطا فرمایا هے"۔

لطائف اشرفی اردو حصہ اول مترجم مولانا بشیر احمد قادری کا کوروی صفحہ ۲۰۸ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"مفردین قطب کی نظرسے خارج رهتے هیں، اُن کو امور عالم میں ایك دوسرے سے صلاح کرنے یا غوث سے مشوره کرنے کی اجازت نهیں هوتی"۔

صاحب فتوحات لکھتے ہیں کہ:۔

"خضر علیه السلام اسی گروه سے هیں اورحضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم بعثت سے پهلے اسی جماعت سے تهے"۔

مفتی صاحبان! کہئے یہ بھی جھوٹ، دروغ بے فروغ ہے؟ کتنے قادری، چشتی مصنفین اور کیسے کیسے اولوالعزم اولیائے کرام نے بقول آپ کے حدیث پاک کا انکار کیا ہے اور آپ کے غیر شرعی فیصلہ شرعیہ کا شکار کیسی کیسی مایۂ ناز ہستیاں ہوئی ہیں۔

پوچھئے مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفٰے رضا خاں قادری سے، معلوم کیجئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی سے، سوال کیجئے غوث العالم مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی

کچھوچھوی سے، جواب لیجئے شیخ محی الدین اکبر سے، دریافت کیجئے داراشکوہ قادری سے کہ کنت نبیا و آدم بین الماء والطین، و کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد احادیث مبارکہ کا انکار کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو درجۂ قطب المدار یا قطب الارشاد یا غوث اکبر یا فرد الافراد پر کیسے فائز دکھایا اور وہ بھی پیش از نبوت۔

بقول آپ کے یہ قول باطل منکر و بدعت مذہب اہل سنت کے مخالف ہے۔ اور آپ جیسے خود ساختہ مفتیوں کے قلم سے مندرجہ بالا مصنفین، جن میں شیخ محی الدین اکبر، مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی، مولانا محمد حسین مرادآباد، شاہ تراب علی قادری، شہزادہ داراشکوہ قادری، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، مفتی اعظم ہند جن کے آگے دنیائے سنیت سر عقیدت خم کئے ہوئے ہے العیاذ بالله ثم معاذ الله. بدعتی گمراہ، مسلک اہل سنت سے خارج، نہ ان کا سلسلۂ طریقت باقی رہا۔ اور نہ ان کے سلاسل میں مرید ہونا جائز رہا۔

مفتی صاحبان! یہ عبارت میلاد زندہ شاہ مدار کی ہے۔ فیصلۂ شرعیہ اور سخت ہونا چاہئے چونکہ معاملہ وابستگان سلسلۂ عالیہ مداریہ کا ہے اس لئے جو بھی ''قیامت'' برپا کر سکتے ہیں کیجئے تا کہ آپ کی ہر ادا سے اہانت اولیاء اللہ اور توہین مسلک اہل سنت فروغ پائے اور نجدیت اور وہابیت آپ کے ہاتھوں پروان چڑھ کر مسلک اہل سنت کی اینٹ سے اینٹ بجا سکے اور اس مسلک حق کی تباہی اور بربادی کا سہرا آپ کے سر بندھ سکے۔

مفتی صاحبان! نبوت پر فائز رہنا کچھ اور ہے اور اعلان نبوت کچھ اور، ظاہر ہے کہ جب ہر نبی ولی بھی ہے اور نبوت وولایت میں کوئی تعارض نہیں ہے لیکن بقول اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نبی کی نبوت سے اس کی ولایت افضل ہوتی ہے تو پھر بتائیے کہ فاضل بریلی مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کس مقام میں ولایت کو نبوت سے افضل تسلیم کر رہے ہیں؟

کیا آپ کے فیصلۂ شرعیہ نے اپنے تکفیری لب ولہجے سے اعلیٰ حضرت فاضل

بریلوی کو محفوظ رکھا؟ اور مفتی اعظم ہند کی عظمت سلامت رہی؟ نیز دیگر اکابر اہل سنت اور اولیاء کرام آپ کے تکفیری فتوؤں سے محفوظ رہ سکے۔

کہئے مفتی صاحبان! آپ کا وہ کون سا وقت ہوگا جب آپ تجدید ایمان وتجدید نکاح تجدید بیعت کریں گے؟ یا کافرہ کر بے ایمان ہی دنیا سے چلے جائیں گے؟

ملاحظہ فرمایئے، حیات غوث الوریٰ مؤلفہ سید نصیر الدین ہاشمی قادری صفحہ ۱۲۱

"وسرّی فی العلیا بنور محمد فکنا بسر الله قبل النبوة "اور میرا بھید بلندی میں محمدصلی الله علیه کے نور کے ساتھ پس هم الله کے بھید میں نبوت سے پهلے تھے" ۔

پوچھئے مفتی صاحبان! سرکار سیدنا غوث الوریٰ رضی اللہ عنہ سے کہ مذکورہ احادیث مبارکہ کے مطابق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمیشہ سے نبی تھے، روز میثاق سے قبل بھی نبی تھے، پھر آپ نے معاذ اللہ انکار احادیث مبارکہ فرما کر کیسے فرمادیا کہ ہم اللہ کے بھید میں نبوت سے پہلے تھے، فیصلہ شرعیہ اٹھایئے اور کہئے کہ یہ جھوٹ اور دروغ بے فروغ ہے۔

اصل عبارت نمبر ۶:۔ ''جو درجات ومدارج علیا کہ جمیع انبیاء سابقین کو عطا فرمائے گئے تھے، وہ بلکہ اس سے اعلیٰ افضل جناب نبی کریم علیہ التحیة والتسلیم کو عطا کرکے حضرت کے سر مبارک پر تاج شفاعت کا رکھ کر رحمۃ للعالمین فرمایا، علی ہذا القیاس حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کو تمام گروہ اولیاء واتقیاء میں اخذ کرکے پروردگار عالم نے جملہ کاروبار وانتظامات باطنی کا مختار بنا کر مدار العالمین فرمایا''۔ (ذوالفقار بدیع صفحہ ۲۶)

مفتیان دریدہ دھن! کیا آپ کو سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے مدارج علیا اور تاج شفاعت بھی گوارا نہیں ہے؟ حضرت مدار العالمین رضی اللہ عنہ کی عظمت، مرتبت اور درجات عالیہ کے لئے کتب تصوف کا مطالعہ کریں تو سارے مثل نیم روز روشن کی طرح عیاں ہو جائیں گے۔

دیکھئے دُر المعارف، مصنفہ شاہ غلام نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ صفحہ ۱۱۷

"روزے درمجلس شریف مذکور اقطاب آمد، حضرت الیشان فرمودند که حق سبحانه اجرائے کارخانۂ هستی قطب المدار اعطا فرماید وهدایت وارشاد ورهنمائی گمراهان بدست قطب الارشاد می سپارد ، بعد ازاں فرمودند که حضرت شیخ بدیع الدین شاه مدار قدس سره قطب مدار بودند وشان عظیم دارند، ایشاں دعائے کرده بودند که الهی مراگرسنگی نه شود ولباس من کهنه نه گشت همچناں شدبعد ازاں دعابقیه تمام عمر طعامے نه خوردن ولباس ایشاں کهنه نه گشت هموں یك لباس تابه ممات کفایت کرد" ۔

مکتوبات امام ربانی میں مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی علیہ الرحمہ والرضوان صفحہ ۱۱۸ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"قطب الاقطاب یعنی قطب مدار کا سر آنحضرت صلی الله علیه وسلم کے قدم کے نیچے هے۔ قطب مدار انهیں کی حمایت ورعایت سے اپنے ضروری امور کو سرانجام کرتا اورمداریت سے عهدہ برآم هوتاهے" ۔

ذوالفقار بدیع کے مؤلف نے مدارلعالمین لکھا تو آپ چراغ پا ہو گئے اور جوش بغاوت اولیاء میں آپ نے مرتبۂ مدار العالمین کو حرام قرار دے دیا۔ اور فوراً توبہ وتجدید ایمان، تجدید نکاح وتجدید بیعت کا غیر شرعی فیصلہ صادر فرمادیا۔

اب دیکھئے کہ آپ کے فیصلہ شرعیہ نے آپ کے آقاؤں کا کیا حشر کیا ہے ہمیں یقین ہے کہ جوش بغاوت سلسلۂ مداریہ میں آپ مسلک اہل سنت والجماعت کے ان محترم افراد

سے توبہ وتجدید ایمان) ونکاح اورتجدید بیعت ضرور کرائیں گے۔ جامع ازہر کا پروردہ نجدیت ووہابیت کی صحبتوں کا دل دادہ، سنی کی جگہ رہزنی تحریر کرنے والا یقیناً عظمت ناموس اولیائے کرام کی دھجیاں بکھیرنے والا اورمسلک اعلیٰ حضرت کوتباہ وبرباد کرنے والا ہی ہوگا۔

چوکفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمان

ملاحظہ فرمائیے کتاب ''مسائل سماع'' مرتبہ مولوی عرفان علی رضوی بیسل پوری صفحہ ۲۹ پرتحریرفرماتے ہیں۔

"حضرت قطب فلك هدايت مركز دائرهٔ ولايت سند المحققين سيد علماء العالمين مير عبدالواحد بلگرامی"۔

کتاب شراب معرفت میں حضرت عبداللہ شاہ خلیفۂ ارشد حضرت شاہ خاموش قدس سرہ صفحہ ۱۱۱ بحوالۂ اقتباس الانوار تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضرت مخدوم العالمين قطب العارفين مخدوم علاء الدين احمد صابر رحمة الله عليه"۔

کتاب اصول المقصود میں صفحہ ۱۱۶ وصفحہ ۱۴۷ پر حضرت شاہ تراب علی قلندری قادری علیہ الرحمہ نے شاہ الہدیہ احمد قلندر کو خلیفۂ رشید قطب العارفین غوث العالمین تحریر فرمایا ہے۔ کتاب مسالک السالکین میں جناب مولوی مرزا عبدالستار بیگ علیہ الرحمہ نے صفحہ ۳۷۸ پر امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کو سلطان طریقت، برہان حقیقت غوث العالمین اور قطب العالمین لکھا ہے۔

کتاب مردان خدا میں مولوی ضیاء علی اشرفی چشتی نے صفحہ ۴۱۸، ۴۱۷ پر تحریر فرمایا ہے:۔

"سيد بديع الدين نام تها۔ اورابو تراب كنيت، قطب المدار كا

"سيد بديع الدين نام تها۔ اورابو تراب كنيت، قطب المدار كا بلند وبالا مقام بارى تعالىٰ نے وديعت فرماياتها۔ مدارالعالمين كا خطاب بارگاه نبوى صلى الله عليه وسلم سے عطا هوا تها"۔

کتاب ''انیس الابرار فی حیات قطب المدار'' کے صفحہ ۳۱ پر مولوی محمد ریاست علی قدوائی مجددی نے تحریر کیا ہے:۔

"حضور صلى الله عليه وسلم نے امام الاولياء، سيد نا شير خدا على مرتضىٰ كرم الله وجهه سے ارشاد فرمايا جو آپ كى خدمت ميں موجود تهے۔ يه جوان صالح تمهارى اولاد سے هے يه سعيد ازلى هے، اورمقبول بارگاه ايزدى هوگا۔ الله تعالىٰ نے روزميثاق هى سے اس كو مقام صمديت اورمحبوبيت عطا فرماكر مدارالعالمين كياهے"۔

کتاب ''سیر المدار'' کے صفحہ ۴۱ پر مولانا مولوی ظہیر الدین احمد قادری چشتی بدایونی علیہ الرحمہ نے بھی اسی قول کو تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"الله تعالى نے روز ميثاق سے اس كو مقام صمديت ومحبوبيت عطا فرماكر مدارالعالمين كياهے"۔

سید العلماء حضرت مولانا مفتی سید شاہ آل مصطفےٰ قادری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء مارہرہ شریف نے اپنے مکتوب کے صفحہ ۵ پر تحریر فرمایا ہے۔

''سیدنا آل احمد اچھے میاں قدس سرہ العزیز نے اپنے عہد مبارک میں سرکار مدارالعالمین کے نام نامی سے میلہ قائم کرایا جو ۹ رجمادی الاولی کو برابر ہوتا ہے''۔

کتاب سید الاولیاء اردو مؤلفہ مولانا سید محمد مبارک العلوی الکرمانی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۵۸۷ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"اس امر كے اظهار كى چنداں ضرورت نهيں كه سيد الاولياء كون

سا متبرک نسخہ ہے کیوں کہ اہل عالم واقف ہیں کہ یہ صحیفہ منیفہ اورنسخۂ شریفہ سراج العاشقین رحمۃ العالمین ، سلطان المشائخ ، خواجۂ خواجگان سلطان نظام الدین اولیاء زریں نقد بخش قدس اللہ سرہ کا وہ جامع ملفوظ مبارک ہے"۔

کتاب حیات غوث الوریٰ میں سید نصیر الدین ہاشمی قادری برکاتی صفحہ ۹۶ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"دستگیر بیکسان وچارۂ بے چارگاں
شیخ عبدالقادر است آں رحمۃ للعالمین

یعنی بیکسوں دستگیر اور بیچاروں کے چارہ گر شیخ عبدالقادری ہیں جو سارے عالمین کیلئے رحمت ہیں"۔

کہئے حضرات مفتیان کرام! اب آپ کا ان سب قادریہ، چشتیہ، برکاتیہ، نقشبندیہ، مشائخین کرام اور اکابرین اہل سنت والجماعت کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ان پر توبہ وتجدید ایمان، تجدید نکاح اور تجدید بیعت کے فیصلۂ شرعیہ کا نفاذ کب کر رہے ہیں؟ بقول آپ کے مدارالعالمین کہنا تو حرام ہے، مگر شاہ العالمین، غوث العالمین اور رحمۃ للعالمین اولیائے کرام کو لکھنے والوں کے بارے میں آپ کا فیصلہ حرام کیا ہے؟

نام نہاد مفتی صاحبان!

بقول آپ کے مدارالعالمین کہنا بظاہر انبیائے کرام پر فضیلت دینا ہے اور قائل پر توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح وبیعت از روئے طریقت لازم، تو اٹھئے! اور چلئے مارہرہ مطرہ، بدایوں شریف، سہسرام، کاکوری شریف، پیلی بھیت شریف، دہلی، اور پھر فیصلۂ شرعیہ کا اعلان کیجئے کہ سید العلماء جاگئے اور توبہ وتجدید ایمان وتجدید نکاح کیجئے، تجدید بیعت فرمایئے، ہم فیصلۂ شرعیہ لے کر آئے ہیں۔ آپ نے مدارالعالمین لکھنے کی جسارت کیسے

کی، اور کی ہے تو ہم آپ کو چھوڑیں گے نہیں۔

بقلم خود مفتی صاحبان!

دہلی چلئے اور پوچھئے حضرت نظام الدین اولیاء سے کہ آپ کے مرید امیر خورد نے آپ کو رحمۃ اللہ للعالمین کیسے لکھ دیا۔

چلئے بغداد معلیٰ اور پوچھئے حضور سیدنا غوث الوریٰ سے کہ آپ کو حضرت زکریا ملتانی نے رحمۃ العالمین کیسے لکھ دیا۔ جب کہ بقول آپ کے یہ غیر نبی کے لئے حرام قطعی اور کفر ہے یہ حرام، حرام، اشد حرام۔ اولیائے کرام تو زندہ ہیں اور اپنی قبور انور میں آرام فرما رہے ہیں فیصلۂ شرعیہ بحضور سرکار غوث الوریٰ اور نظام الدین پیش کرنے کی جسارت بے جا بھی کر ڈالئے۔

اصل عبارت نمبر ۷:۔ "در القاب وآداب حضرت بدیع الدین مدار رحمۃ اللہ علیہ خاتم ولایت کبریٰ، عیسیٰ زماں مدار دو جہاں وغیرہ۔

(میلاد زندہ شاہ مدار ص ۱۷۔۳۲)

مفتی صاحبان:۔

آپ کا مسلک اہانت اولیاء اللہ اتنا جوش پر ہے کہ آپ مسلک اہل سنت والجماعت کی آڑ میں تمام سنی قدروں کو روند رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے کتاب سیر المدار مؤلفہ مولانا ظہیر احمد قادری چشتی علیہ الرحمہ صفحہ ۸۸ پر حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کو عیسوی المشرب یعنی مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ تحریر فرمایا ہے اور اسی کتاب کے صفحہ ۸ پر اپنے ترجیع بند میں تحریر فرماتے ہیں:۔

اے مدارِ دو جہاں کعبۂ ایماں مددے
نو نہالِ چمنِ شاہِ شہیداں مددے

غوث العالم حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ والرضوان کے ملفوظ

لطائف اشرفی کے صفحہ ۹۰ پر تحریر ہے۔

"امداد القطب هو الواحد الّذی موضع نظر الله تعالیٰ من الفاظ فی کلّ زمان وجمیع آوان هو علی قلب اسرافیل علیه السلام والقطب الکبری هی مرتبت قطب الاقطاب وهو باطن نبوته صلی الله علیه وسلم فلایکون الولایته لاختصاصه علیه السلام بالاکملیة فلایکون ختم الولایة وقطب الاقطاب الاعلیٰ باطن خاتم النبوة"۔

ملاحظہ فرمائیں مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی صفحہ ۱۵۷:۔

"قطب ارشاد جو کمالات فردیه کا بھی جامع هوتاهے ، بهت عزیز الوجود اورنایاب هے اوربهت سے قرنوں اوربے شمار زمانوں کے بعد اس قسم کا گوهر ظهور میں آتاهے اورعالم تاریك اس کے نور ظهور سے نورانی هوتاهے اوراس کی هدایت اورارشاد کا نور محیط عرش سے مرکز فرش تك تمام جهانوں کو شامل هوتاهے اورجس کسی کو رشد وهدایت اورایمان ومعرفت حاصل هوتاهے اسی کے ذریعه سے حاصل هوتاهے اوراس کے وسیلے کے بغیرکوئی شخص اس دولت کو نهیں پاتا"۔

مفتیان چابکدست!

اسے آپ کا تجاہل عارفانہ کہوں یا تجاہل جاہلانہ، آپ کا یہ ارشاد گرامی کہ "عیسیٰ زماں اور اعجاز مسیحائی کہنا صورتاً ادّعائے نبوت کا پہلو رکھتا ہے"۔

اس کور چشمی اور بد باطنی پر جتنا ماتم کیا جائے کم ہے۔ حدیث پاک علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی روشنی میں آپ جیسے بقلم خود مولوی و مفتی کہیں خود کو عیسیٰ زماں اور موسیٰ دوراں نہ سمجھنے لگیں۔

علماء امتی کا انبیاء بنی اسرائیل میں کاف حرف تشبیہ، شارحین حدیث کے نزدیک مسلم اور مجمع علیہ ہے اور اس حدیث پاک کی روشنی میں انبیائے بنی اسرائیل مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام و حضرت موسیٰ علیہ السلام وغیرہم کے معجزات و کمالات بشکل کرامت امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوئے۔ اس بنیاد پر بزرگان دین کو عیسی زماں اور موسی دوراں نیز اعجاز مسیحائی جیسے القاب سے یاد کرنا جائز و مستحسن ہی نہیں بلکہ ان کے کمالات ولایت کا اعتراف و اعلان ہے اور یہ شعار ہم اہل سنت والجماعت میں عام و تام ہے۔

ملاحظہ فرمائیے "حیات غوث الوریٰ" صفحہ ۱۲۳ پر تحریر ہے:۔

"میں (غوث اعظم) موسی کے ساتھ تھا جب که وہ اپنے رب سے مناجات کرتے تھے اورموسی کا عصا میرے استمداد کے عصاؤں میں سے ایك عصا تھا میں ایوب کے ساتھ تھا جب که وہ آزمائش میں مبتلاتھے اوران کی بلادور نه هوئی مگر میری دعاء سے"۔

فرمائیں مفتیان ایماں دربغل:

حضور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے عصا کو ایک ولی کا اپنے استمداد کا عصا کہنا اور حضرت ایوب علیہ السلام کا بوقت آزمائش ولی کی دعا سے بلا کا دور ہونا، صورتاً ادعائے نبوت کا پہلو رکھتا ہے کہ نہیں؟ اس سے کفر لازم آتا ہے کہ نہیں؟ اور توبہ و تجدید ایمان و نکاح و بیعت کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

اصل عبارت نمبر ۸

منقبت درشان شاہ بدیع الدین مدارؒ

زینت حق زین لمعہ محمد نجم اللہ   مظہر احمد مجمع اللّٰہ لاالہ الا اللّٰہ
پیدا ہوئے فتح اللہ فخر ولایت صفت اللہ   مرشد عالم مرید اللّٰہ لاالہ الا اللّٰہ
مخزن حق بدیع اللہ نور محمد ظہیر اللہ   آئینہ دل مظہر اللّٰہ لاالہ الا اللّٰہ
کیجئے عنایت ظہر اللہ بہر خدا مظہر اللہ   اے عقدہ کشا نذیر اللّٰہ لاالہ الا اللّٰہ
شمع حق منیرا للہ مہدی دین مدار اللہ
ضیغم دشت رسول اللہ اللّٰہ لاالہ الا اللّٰہ

(میلاد زندہ شاہ مدار ص ۱۸)

مفتیان برخود غلط! اشعار کی صورت میں یہ اسمائے مبارکہ حضرت سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ جن کو آپ نے اپنی خباثت باطنی اور اولیاء دشمنی کے تحت نجدیوں اور وہابیوں کی غلط معنی پہنا کر سنی عوام کو گمراہ کرنے کے لئے فیصلہ شرعیہ کا سہارا لے کر اصل معنی سے ہٹ کر معنی کفری نکالنے کی بے اصول شرعی، خلاف مسلک اہل سنت سعی لاحاصل کی ہے اور اس بات کا ثبوت فراہم کیا ہے کہ دنیائے طریقت وتصوف اور مسلک اولیاء اللہ کی ابجد ہوز سے بھی آپ ہنوز واقف نہیں ہیں۔

بزعم خود اعلم بننے والے مفتیان کرام!

کیا آپ کے سامنے یہ اصول فقہ نہیں ہے کہ اگر کسی لفظ کے حقیقی معنی مراد لینا چھوڑ دیا گیا ہو تو اب اس لفظ کے اصطلاحی معنی مراد لے کر حکم شرع لگائیں گے۔ نہ کہ اس لفظ کے معنی حقیقی اور لغوی مراد لیں گے؟ مدار پاک کے جس قدر اسماء ہیں وہ سب کے سب اصطلاح صوفیاء میں جن معنوں میں استعمال کئے گئے ہیں وہی معنی مراد لے کر آپ کو

شرعی حکم لگانے کا حق ہوگا۔ ان سب اسمائے مبارکہ کا استعمال از روئے اصطلاح تصوف جائز اور مستحسن ہے۔

اصول مفہوم اسماء:۔ یوں تو منقبت قطب المدارؒ میں جن اسمائے مبارکہ کا ذکر کیا گیا ہے انہیں اگر الگ الگ عنوان بنا دیا جائے تو کتابیں لکھی جا سکتی ہیں مگر آپ کے ظرف فہم کے مطابق اصطلاحات صوفیاء میں ان اسمائے گرامی کے اجمالی مفاہیم پیش کئے جا رہے ہیں۔ شاید آپ میں ظرف قبول پیدا ہو کر آپ کی نجات اخروی کا ضامن بن جائے۔ حالانکہ آپ ختم اللّٰہ علی قلوبھم کے مصداق ہیں۔ مگر پھر بھی لاتقنطوا من رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ آپ کے دلوں سے اہل اللہ سے سوء ظنی کا جذبہ ختم فرمائے۔ آمین:۔

زین اللہ:۔ بمعنی اللہ کی طرف سے مزین وآراستہ۔ اضافت مصدر الی الفاعل ہے۔ اور مصدر خود بمعنی مفعول۔ جیسے خلق بمعنی مخلوق نحو کا یہ عام قانون ہے۔ زین اللہ اپنے محل استعمال میں کسی بھی فاسد معنی کا احتمال نہیں رکھتا ہے۔

ظہر اللّٰہ:۔ ظہر اللہ میں ظہر مضاف اور اسم جلالت اللہ مضاف الیہ ہے اور آپ جانتے ہیں کہ مضاف اور مضاف الیہ میں مضاف ہی مقصود ہوتا ہے یہاں ظہر بمعنی مفعول یعنی مظہر، ظاہر کیا ہوا، اور لفظ ظہر کی اضافت اللہ کی طرف نسبت کے طور پر ہے لہذا ظہر اللہ کے معنی اللہ کے ظاہر کئے ہوئے مدار۔ اور یہ معنی مدار پاک کے لئے مراد لینا از روئے شریعت وطریقت قطعاً صحیح درست اور جائز ہے۔

اگر ظہر کے معنی بقول آپ کے پیٹھ مراد لیا جائے تو وہ باطل ہے تو پھر آپ بتائیے کہ یداللّٰہ فوق ایدیھم قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ میں ید اللّٰہ کی نحوی ترکیب کرنے کے بعد آپ اپنے قلم سے معاذ اللہ خدا کے لئے ہاتھ ہونا لکھیں گے۔ یا ید اللّٰہ کے وہی معنی مراد لیں گے جو جملہ مفسرین نے مراد لئے ہیں۔ یعنی ید اللّٰہ سے مراد اللہ کی نصرت

اور جب ید کے حقیقی معنی ہاتھ ہیں اور اللہ کے لئے اس کے حقیقی معنی مراد لینا مقتضائے آیت کے خلاف ہے ٹھیک اسی طرح ظهر اللّٰه سے مراد اللہ تعالیٰ کی نصرت دئے ہوئے ثابت ہوا کہ ظہر کے کوئی ایسے معنی نہیں ہیں جو فاسد و باطل ہوں۔

مفتی صاحب!

آپ نے یہ کیسے لکھ دیا کہ ظہر یا زین کا اطلاق ذات باری تعالیٰ پر ہے عربی زبان کا ابتدائی اصول ہے کہ مضاف مضاف الیہ کی ترکیب میں مضاف پر حکم لگایا جاتا ہے اور یہاں ظہر یا زین پر آپ کا حکم ہونا چاہئے۔ اور ظہر و زین سے مراد، حضرت مدار پاکؒ کی طرف اشارہ ہے نہ کہ ذات باری تعالیٰ، اس طرح توڑ مروڑ کر کسی شرعی فیصلہ کے نام پر اپنی بد باطنی اور غیر دیانت داری کا آپ نے واضح ثبوت دیا ہے۔ ایمان کو کفر لکھنا یا ثابت کرنا، خود کفر کا مترادف ہے۔ اور یہی آپ کے ایمان کی تباہی اور بربادی کی دلیل ہے۔

مفتی جی!

جس طرح آپ نے ظهر اللّٰه اور زین اللّٰه، بدیع اللّٰه کے معنی نکال کر یعنی غیر عرفی کو موجب کفر بتایا ہے۔ اس طرح تو آپ کا نام شریف الحق ہے اس سے بھی کفر لازم، کہ شریف کے معنی شرف دینے والا، اور شرف دینے والا حق تعالیٰ ہے۔ تو بقول آپ کے معنی ہوئے اللہ کو شرف دینے والا اور آپ کی اس ترکیب سے تو رسول اللّٰه، حبیب اللّٰه، عبداللّٰه وغیرہ سب غیر شرعی اور کفر، معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔

مدار اللّٰه:۔ مدار سید بدیع الدین کا مرتبہ ہے اس لئے اس کے معنی عرفی ہی مراد لئے جائیں گے۔ یعنی اللہ کے ولی مدار، اللہ کے محبوب مدار، بدیع اپنے معنی اصطلاح کے اعتبار سے مبدوع کے معنی میں ہے، اس کے معنی ہوئے:۔

اللہ کے نادر طریقے پر پیدا کئے ہوئے مدار،

مفتی صاحبان!

آپ نے فرمایا ہے کہ:۔

”انسانوں میں بے مثل انسان حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، لہذا کسی فرد بشر کو مطلقاً بے قرینۂ تحقیق مقالی یا حالی بے مثال کہنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت اسے دینا ہے اور یہ کفر ہے“۔

بلا شبہ انسانوں میں بے مثل و بے نظیر انسان صرف سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ملاحظہ فرمائیے ”مسالک السالکین“ صفحہ ۳۴۲ اور فیصلۂ شرعیہ لگائیے۔

”مناقب غوثیہ میں ہے کہ آپ کے جسم مبارک پر مثل جسم مقدس آں حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کبھی مکھی نہ بیٹھی اور آپ کے عرق میں مثل عرق مبارک حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو آتی تھی اور آپ کے بول و براز کو بھی مثل بول و براز آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمین کھا جاتی تھی ایک دن لوگوں نے عرض کیا کہ یا حضرت! یہ سب باتیں تو مخصوص ذات پاک حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تھیں حضور میں جو پائی جاتی ہیں اس کا سبب کیا ہے“؟

فرمایا کہ قسم ہے خداوند جل علا کی یہ وجود عبد القادر کا نہیں ہے بلکہ وجود با سعود جد امجد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے“۔

کہئے مفتی صاحبان! اب آپ کا کیا ارشاد ہے؟ فیصلۂ شرعیہ اٹھائیے اور حکم لگائیے

اب آخر میں لیجئے مفتی صاحبان!

حضور سیدنا غوث پاک اور حضور سیدنا خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہما کے اسمائے گرامی جو کتاب ”ذکر غوث پاک“ مؤلفہ سید نیاز علی بغدادی ص ۱۰۳۔۹۹، اور کتاب ”تاریخ اجمیر شریف“ مؤلفہ مولوی وزیر حسین صفحہ ۷۰۔۶۹، اور دیگر کتابوں میں مرقوم ہیں۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔ آپ اپنی اسی ترکیب سے ان اسماء کا بھی ترجمہ کر ڈالئے اور اپنی دنیا اور آخرت تباہ کیجئے۔

اسمائے غوث پاک:۔ امر اللّٰہ، برھان اللّٰہ، بیت اللّٰہ، شاھد اللّٰہ، قدرت اللّٰہ، عرش اللّٰہ، فرمان اللّٰہ، امان اللّٰہ، فضل اللّٰہ، نور اللّٰہ، قطب اللّٰہ، سیف اللّٰہ.

اسمائے خواجہ غریب نواز:۔ نجم اللّٰہ، میراث اللّٰہ، سیف اللّٰہ، قدس اللّٰہ، سھیم اللّٰہ، امیر اللّٰہ، محیط اللّٰہ، عنقاء اللّٰہ، شرفاء اللّٰہ، جعوذاللّٰہ، اتقیاء اللّٰہ، عنایت اللّٰہ.

اصل عبارت نمبر۹

''نقشہ مرشد تھارسول اللہ سے ملتا ہوا
حق تویوں ہے خاص تھا اللہ سے ملتا ہوا''

ادب ناشناس مفتی صاحبان! ہر لفظ کے معنی ایک ہی نہیں ہوتے۔ معنی ومفہوم مختلف بھی ہوے ہیں۔ صاحب زبان ایک ہی لفظ کو متعدد اصطلاحات میں استعمال کرتے ہیں نہ کہ پھر اصطلاحات طریقت وتصوف۔ مرید کی نظر میں مرشد کے معنی مطابقت سرکار کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہی خالق کائنات کی اطاعت ہے، اور مرشد اطیعو اللّٰہ واطیعو الرسول کا مظہر ہے۔ اس اطاعت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے نتیجے میں وہ صفات باری تعالیٰ کا مظہر کامل ہے، جو عرش کے معنی سے صاف ظاہر ہے۔

جب مرید اطاعت مرشد میں کمال حاصل کرتا ہے تو اس کو اصطلاح تصوف میں ''فنافی المرشد'' کہتے ہیں۔ اس مقام پر مرید اپنے وجود میں اطاعت رسالت واطاعت الٰہیہ کی تجلیات کا مشاہدہ کرتا ہے، جس میں خود کی نفی اور اللہ کے اثبات کا اظہار ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے:۔ ان اللّٰہ خلق آدم علی صورتہ یعنی اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔

کہئے، اس حدیث شریف میں صورت کے معنی کیا نقشے، چہرے مہرے اور شکل وشباہت کے ہیں، اور کیاَ صورت سے مراد اللہ تعالیٰ کی ظاہری صورت ہے؟ جب کہ اللہ تعالیٰ شکل وصورت ناک نقشے، چہرے مہرے سے منزہ ہے اور مثل سے پاک ہے۔ تو کیا آپ کا اس حدیث پاک پر ایمان ہے کہ نہیں اور آپ اس حدیث پاک کی تاویل کریں گے یا نہیں؟

خودساختہ مفتی صاحبان!

ملاحظہ فرمایئے مفتی اعظم ہند مولانا مصطفٰے رضا خاں قادری علیہ الرحمہ کا مندرجہ ذیل شعر

تراذکر لب پر خدا دل کے اندر
یوں ہی زندگانی گزارا کروں میں

فرمائیں مفتیان کرام! اللہ تعالیٰ بے شک شکل وشباہت، ناک نقشے سے منزہ ہے لیکن خدا دل کے اندر اس سے آپ کی تفہیم کے مطابق خدا کا کسی مکان میں محصور ہونا ثابت ہوتا ہے کہ نہیں اور یہ کفر ہے کہ نہیں؟

نابالغ ذہن رکھنے والے مفتی خواہ ازہری ہوں یا امجدی جب تک ہم اہل خانقاہ کے سامنے زانوے ادب تہہ نہ کریں گے ان کی خباثت نفس تحت الشعور سے ایسے ہی کفری معنی شعور میں لاتی رہے گی۔ بات یہ بھی صحیح ہے کہ جو ہانڈی میں ہوگا وہی تو طشتری میں آئے گا۔ اگر کوئی طبیب روحانی آپ کے متعفن دماغ کا آپریشن کرے تو کبھی کفر وشرک برآمد ہوں گے کبھی توبہ وتجدید ایمان اور کبھی تجدید نکاح وتجدید بیعت کے رنگ خوردہ آلات۔

آپ اگر ناواقف محض ہیں تو آپ کی واقفیت کے لئے یہ بتانا ضروری ہے کہ بندۂ مؤمن جب مجاہدۂ وریاضت، تقویٰ وطہارت کی منزلوں سے ترقی کرتا ہے تو صفات

واخلاق الٰہیہ سے متصف ہو جاتا ہے اور اس منزل میں وہ ملائکہ کو بھی پیچھے چھوڑ جاتا ہے اور تخلقو اخلاق اللہ کی نمایاں شان اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ یہاں اس شعر کا بھی یہی مفہوم ہوا کہ پیرومرشد اپنے ہر قول و فعل سے صفات باری تعالیٰ کا مظہر ہے۔ نہ کہ آپ نے جو معنی کفر مراد لے کر اپنے کفر کا ثبوت فراہم کیا ہے۔

اصل عبارت نمبر ۱۰:۔ ''جو فیوضات واحکامات دربارنبوی سے صادر ہوتے ہیں اس کی اطلاع بلاواسطہ غیرے حضرت قطب المدار کو ہوتی ہے اور آپ اپنے ماتحتوں کو درجہ بدرجہ پہنچاتے ہیں اور وہ حضرات جو امور قابل اطلاع ہوتے ہیں وہ حضرت موصوف کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور آپ دربارنبوی میں پیش کرتے ہیں''۔

مفتی جی! آپ نے یہ قول بے دلیل ہے کہہ کر بالآخر اپنی جہالت اور بے مائگی علم اور فیضان اولیاء اللہ سے محرومی کا اعتراف اپنے قلم سے کر ہی لیا۔ یہ ہمارے آقا سرکار سیدنا مدار العالمین رضی اللہ عنہ کا تصرف ہے کہ جو بزعم خود مولوی و مفتی بن کر آپ کے مرتبہ علیا اور مناصب جلیلہ پر جرح وقدح کرنے کے لئے بڑی دلیری سے آگے بڑھا تھا۔ وہ خدا دشمنی کا خود آلۂ کار بن کر معتوب و مقہور ہو گیا۔

''یہ قول بلادلیل ہے'' آپ نے کہاں سے کہا؟ اس کی کیا دلیل آپ کے پاس ہے اگر آپ کے پاس کوئی دلیل ہوتی تو اپنے دعوے کے ثبوت میں ضرور پیش کرتے۔ لیجئے محروم بصیرت وبصارت دل کی آنکھیں کھولئے اور معتبر کتب تصوف ملاحظہ فرمایئے:۔

مکتوب امام ربانی مجدد الف ثانی دفتر اول حصہ دوم صفحہ ۱۵۷

"قطب ارشاد جو کمالات فردیہ کا بھی جامع ہوتاھے بہت عزیز الوجود اور نایاب ھے اور بہت سے قرنوں اور بے شمار زمانوں کے بعد اس قسم کا گوھر ظھور میں آتاھے اور عالم تاریك اس کے نور ظھور سے نورانی ھوتاھے اور اس کی ھدایت وارشاد کا نور محیط

عرش سے لے کر فرش تك تمام جھان کو شامل ھوتاھے اور جس کسی کو رشد وھدایت اور ایمان ومعرفت حاصل ھونا ھوتاھے اسی کے ذریعه سے حاصل ھوتاھے۔ اس کے وسیلے کے بغیر کوئی شخص اس دولت کو نھیں پاتا، مثلاً اس کے ھدایت کے نور نے دریائے محیط کی طرح تمام جھان کو گھیرا ھواھے اور وہ دریا گویا منجمد ھے اور بزرگ جو حرکت نھیں کرتا اور وہ شخص جو اس بزرگ کی طرف متوجه ھے اور اس کے ساتھ اخلاص رکھتاھے یا یه که وہ بزرگ طالب کے حال کی طرف متوجه ھے اور توجه ے وقت گویا طالب کے دل میں ایك روزن کھل جاتاھے اور اس راہ سے توجه اور اخلاص کے موافق اس دریاسے سیراب ھوتاھے ، ایسے ھی وہ شخص جو ذکر الٰھی کی طرف متوجه ھے اور اس عزیز کی طرف بالکل متوجه نھیں ھے بلکه اس کو پھچاننا نھیں ھے اس کو بھی افاد ھوجاتاھے لیکن پھلی صورت میں دوسری صورت کی نسبت افادہ بھر اور بڑھ کر ھے لیکن وہ شخص جو اس بزرگ کا منکر یاوہ بزرگ اس سے آزردہ ھے اگرچه وہ ذکر الٰھی میں مشغول ھے لیکن وہ رشدوھدایت کی حقیقت سے محروم ھے یھی انکار و آزاد اس کے فیض کو مانع ھوجاتاھے"۔

کتاب ''درالمنظم فی مناقب غوث الاعظم'' کے صفحہ ۵۸ پر حضرت مولانا حافظ شاہ علی انور قادری علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"قطب الارشاد قطب الاقطاب اور قطب العالم اور صاحب زمان اور قطب المدار ، ایك ھی شخص کے نام ھیں جو بہ اصالت عرفان

کی کنجی ھے اوراقطاب کہ دراصل موصل الی اللہ ھیں وہ ذبابت میں قطب الاقطاب کے رھتے ھیں اورقطب العالم کو حق تعالیٰ سے بے واسطہ فیض پھنچتاھے اوراسی کو قطب اکبر، قطب ارشاد، قطب الاقطاب اورقطب المدار بھی کھتے ھیں"۔

کتاب ''مدار اعظم'' کے صفحہ ۵۴ پر حضرت مولانا حکیم فرید احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"قطب المدار زیرقلب حضور پرنور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم می باشد" قطب المدار تمام غوث واقطاب کاسردار ھوتاھے اورتمام اشیاء کی اصل ھوتاھے سب اس کے تابع فرمان ھوتے ھیں یھی فرد الافراد کے نام سے پکارا جاتاھے اورسرورعالم صلی اللہ علیہ سے بلاواسطہ فیض حاصل کرتا ھے اورجو احکامات اس عالم کے انتظامات کے لئے دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ھوتے ھیں اُن کو اپنے ماتحت اغواث واقطاب نجباء، نقباء، اوتار وابدال کو درجہ بدرجہ پھچانتا ھے اوریہ حضرات درجہ بدرجہ جو واقعات ھوتے ھیں، قطب مدار کے سامنے پیش کرتے ھیں اورقطب مدار دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پھنچاتاھے، سید بدیع الدین رضی اللہ عنہ کو دربار خداوندی سے یھی مرتبہ قطب المدار کا حاصل ھواتھا"۔

کتاب ''درالمعارف'' کے صفحہ ۱۷۱ پر شاہ غلام علی نقشبندی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"روزے درمجلس شریف مذکور اقطاب آمد، حضرت فرمودند، حق سبحانہ تعالیٰ اجزائے کارخانہ ھستی وتوابع ھستی قطب مدار

اعطامی فرمودند وھدایت وارشاد ورھنمائی گمراھاں بدست قطب ارشادی سپارد، بعد ازاں می فرمودند کہ حضرت شیخ بدیع الدین شاہ مدار قدس سرہ قطب مدار بودند وشان عظیم دارند"۔

مفتی جی کا ارشاد گرامی ہے کہ:۔

''افراط وغلو تو اس طائفے کا معمول ہے''۔

یہ مفتی کفرساز کی اپنی رائے ہے اور یہ سلسلۂ عالیہ مداریہ پر غلط او بے بنیاد الزام ہے ۔مفتیان بے بصر ملاحظہ فرمائیں:۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد الفاروقی سرہندی علیہ الرحمہ والرضوان نے قادریوں کے بے جا افراط وغلو کے بارے میں جو فیصلہ ''مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے صفحہ ۲۱۰ پر تحریر کیا ہے:۔

"حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر مرید شیخ کے حق میں بھت غلو کرتے ھیں اورمحبت کی جانب میں افراط سے کام لیتے ھیں"۔

سلطان العارفین، غوث العالمین حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ والرضوان نے آپ جیسے نام نہاد قادریوں کے جس افراط وغلو کا اعلان فرمایا ہے اس آئینے میں اپنی اپنی مکروہ صورتیں دیکھئے اور بتلایئے کہ افراط وغلو کس طائفے کا معمول ہے۔

سراپا جہل مرکب مفتیان بداختر وغیر شریف!

آپ کی ایمانی کتاب ''سبع سنابل'' کے غیر شرعی، غیر اسلامی اور کفریہ عبارات کے خلاف ہمارے پاس سیکڑوں علماء ومشائخ، سجادگان اور مفتیان شرع کے فتوے موجود ہیں جن کو انشاء اللہ تعالیٰ ہم آئندہ شائع کریں گے۔

چند عبارتیں، مشتے نمونہ از خروارے، کے طور پر نقل کی جارہی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے

اس لئے کہ یہ کتاب ''سبع سنابل'' آپ کے دستور اساسی میں داخل ہے اور آئین میں داخل ہے اور یہ شرط ہے کہ جو اس کتاب کو نہ مانے گا وہ سنی مسلمان نہ ہوگا:۔

عبارت نمبر ۱:۔ ''ایک دن اس نے اس درویش سے کہا کہ مجھ کو خضر پیغمبر علیہ السلام سے ملاقات کی بہت تمنا ہے اگر آپ کی عنایت میسر آجائے تو نہایت کرم ومہربانی ہوگی اُس درویش نے کہا کہ جس دن درگاہ سلطان المشائخ میں سرور وسماع کی محفل برپا ہوتی ہے اس دن خضر علیہ السلام اس جگہ حاضر ہوتے ہیں اور لوگوں کی جوتیوں کی نگہبانی کرتے ہیں''۔ (سبع سنابل ص۶۱، سنبلہ دوم)

عبارت نمبر ۲:۔ ''حضرت مخدوم کی عمر جب آخر ہوئی تو ان آخری ایام میں کبھی کبھی فرماتے تھے کہ میری آرزو یہ ہے کہ میری موت کے وقت کوئی خوش الحان اس آیت کو پردہ گوری جیت میں پڑھے یہاں تک کہ کلمۂ توفنی مسلماً وّالحقنی بالصالحین پر جان دیدوں''۔ (سبع سنابل ص۲۰۱، سنبلہ ہفتم)

عبازت نمبر:۔یے ''ایک شخص بیعت کے ارادے سے آیا۔ خواجہ کے قدموں پر اپنا سر رکھا اور عرض کیا کہ بیعت کے لئے حاضر ہوا ہوں، فرمایا کہ اگر تم کہو کہ لاالہ الا اللّٰہ چشتی رسول اللّٰہ تو میں تمہیں مرید کرلوں چوں کہ وہ شخص دھن کا پکا تھا اور سچا تھا اس نے فوراً اقرار کرلیا۔ خواجہ نے بیعت کے لئے اُسے اپنا ہاتھ دیا اور اُسے بیعت کرلیا''۔

قارئین کرام!

خود فیصلہ فرمائیں کہ غیر شرعی وغیر اسلامی اور کفریہ عبارتیں کون سی ہیں اور ایمان وعقیدہ کس کا برباد ہوگیا ہے۔

تجدید بیعت، تجدید ایمان وتجدید نکاح کس کو کرنا چاہئے اور کفر وارتداد کا اطلاع کس پر ہو رہا ہے۔

مولوی اختر رضا بریلوی پر شرعی مواخذاہ

کتابچہ ''فیصلہ شرعیہ'' میں مفتی اختر رضا خاں اور مفتی شریف الحق نے جس دریدہ دہنی کا ثبوت فراہم کیا ہے اور جس طرح کفر کفر کی رٹ لگائی ہے اس کے عوض ان دونوں کو من جانب اللہ جو سزا ملی ہے وہ بصورت مطبوعہ اشتہار ''شرعی مواخذہ'' عامۃ المسلمین کے سامنے موجود ہے، یہاں عام سنی مسلمانوں کی معلومات میں اضافہ کے لئے انہیں تحریر کیا جارہا ہے تاکہ دنیا دیکھ سکے کہ ایک ولی کامل کی دشمنی کس طرح ایمان لیوا ثابت ہوتی ہے۔

دانائے اسرار شریعت، واقف رموز طریقت، مناظر اعظم ہند حضرت علامہ مولانا حافظ ومفتی محمد انتخاب قدیر صاحب نعیمی قدیری اشرفی دامت برکاتہم القدسیہ خلیفۂ حضور سیدی سرکار اشرف المشائخ صاحب سجادہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ مدظلہ النورانی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ

ہمارے شہر پیلی بھیت شریف میں مولوی اختر رضا خاں بریلوی ایک جلسہ میں آئے تو مولانا نسیم احمد صاحب نوری ریحانی اسٹیج سے اٹھ آئے اور انہوں نے نہ تو مولوی اختر رضا سے مصافحہ کیا اور نہ ان کے سلام کا جواب دیا۔ اور نہ ہی ان کے ساتھ اجلاس میں شریک رہے تو مولانا نسیم احمد نوری نے بتایا کہ ''میرے پیر ومرشد نبیرۂ اعلیٰ حضرت خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند ریحان الملت والدین حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ریحان رضا خاں صاحب رحمانی میاں قبلہ سابق سجادہ نشین آستانۂ عالیہ رضویہ بریلی شریف رضی اللّٰہ عنہ ورضاہ عنا کا مولوی اختر رضا پر کفر کا فتوی ہے اور فرمایا مولوی اختر رضا مومن نہیں کافر ہے اور اس کی اپنی بیعت وخلافت بھی فسخ اور ان سے بیعت ناجائز وحرام ہے مگر آج تک نہ تو مولوی اختر رضا نے توبہ کی اور نہ تجدید ایمان اور نہ تجدید بیعت ونکاح، اور بدستور مرید کرتے پھر رہے ہیں۔ یہ خود بھی گمراہ اور دوسروں کو بھی گمراہ کررہے ہیں''۔

''چوں کہ میرے پیرومرشد حضور رحمانی میاں رضی اللہ عنہ ورضاہ عنا نے مولوی اختر رضا پر کفر کا فتویٰ دیا ہے اب جب تک یہ توبہ تجدید ایمان وتجدید بیعت ونکاح نہ کریں گے تب تک شرعی حکم یہی ہے کہ مولوی اختر رضا کو نہ تو سلام کیا جائے اور انہ ان کے سلام کا جواب دیا جائے نہ ان کی تعظیم کی جائے اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھی جائے اور نہ ان سے مرید ہونا جائز ہے''۔

میرے پیرومرشد جناب رحمانی میاں رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا نے اپنے شہزادگان ذیشان سے پٹوا کر رضا مسجد بریلی شریف سے باہر نکلوادیا تھا اور یہ مسجد رضا میں امامت بھی نہیں کرسکتے ہیں۔ اور اب شہزادۂ رحمانی میاں حضرت سبحانی میاں صاحب سجادہ نشین آستانہ رضویہ بریلی شریف نے عرس رضوی بریلی شریف کی محافل مبارکہ میں مولوی اختر رضا کی شرکت پر پابندی لگادی ہے۔

چنانچہ گزشتہ عرس رضوی میں مولوی اختر رضا قل شریف کی محفل میں شرکت سے محروم رہے حالانکہ بریلی شریف میں اپنے گھر میں براجمان رہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ حضرت مولانا نسیم احمد صاحب نوری ریحانی کا عمل از روئے شرع شریف کیسا ہے؟ آپ سے استدعا ہے کہ حکم شرعی بیان فرما کر ممنون فرمائیں۔

سائل:۔ حبیب اللہ خاں رضوی
محلہ شیر خان، پیلی بھیت شریف
۲۵؍ شوال المکرّم ۱۴۰۸ھ

الجواب

بعون الملک والھاب برحمة حبيبه الانتخاب عليه الصلوة انهم الى يوم الحساب

۷۸۶/۹۲

صورت مسئولہ میں حضرت نسیم احمد صاحب نوری ریحانی کا عمل درست ہے فقط

واللّٰہ تعالیٰ ورسوله الاعلم جل مجده وصلى الله عليه وسلم

کتبه :۔ محمد انتخاب قدیری نعیمی عفاعنہ البصیر
بانی ومہتمم جامعہ قدیریہ نعیمیہ، متولی تحت والی مسجد
کسرول، مرادآباد شریف
۲۸؍ شوال المکرّم ۱۴۰۸ھ

ھماری گذارش:۔ مولوی اختر رضا صاحب اب پھر سے مسلمان ہوں اور کسی موجودہ بزرگ سے بیعت وخلافت حاصل کریں اور پھر پیری اور مریدی کا کاروبار کریں اور خود کو اور ناواقف مریدین کو جہنم کے شعلوں سے بچائیں۔

بصورت دیگر تمام ان سیدھے سادے مسلمانوں سے اپیل ہے کہ جولا علمی کی بنیاد پر یا پھر جانشین مفتیٔ اعظم ہند یا نبیرۂ اعلیٰ حضرت کے خوب صورت ٹائیٹل پر مولوی اختر رضا کے دست ناحق پر پھنس گئے ہیں وہ جلد از جلد توبہ کریں اور کسی دوسرے سنی بزرگ کے دست حق پرست پر بیعت کریں اور اس سورج مکھی رنگت پر نورانیت کا فریب نہ کھائیں بلکہ اپنے دین وایمان کو بچائیں۔

عجیب اتفاق ہے کہ جس نے بھی مسئلہ اللہ ہو میاں میں شرارت والا کردار ادا کیا اس پر خود بخود کفر کی لعنت مسلط ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس مسئلہ میں پہلا شرارت کنندہ مولوی طیب دانا پوری تھا۔ جو حالت کفر میں دنیا سے گیا۔ جس پر حضور برہان الملت حضور صدر

العلماء میرٹھی، حضور حافظ ملت رضی اللہ عنہم نے کفر کا فتویٰ دیا۔ دوسرے شرارت کنندہ مولوی شریف الحق امجدی ہیں جنہوں نے قاری طیب سابق مہتمم مدرسہ دیوبند کو اپنی کتاب تحقیقات کے صفحہ ۱۴ و ۲۵ پر "قبلہ قاری صاحب" حضرت قبلہ قاری جی لکھ کر اپنے آپ کو مستحق نارِ بنالیا۔ تیسرے شرارت کنندہ مولوی اختر رضا بریلوی ہیں جنہوں نے گذشتہ سال ایک فتویٰ لکھ کر اور چھاپ کر اس مسئلہ اللہ ہو میاں میں اپنی فطری شرارت کا مظاہرہ کیا۔ اور اہل سنت میں ہیجان برپا کیا لہذا ان پر بھی یہ لعنت مسلط ہوئی کہ ان کے سگے بھائی حضرت مولانا ریحان رضا خاں صاحب نے ان پر کفر کا فتویٰ دیا۔ اور آج تک توبہ ندارد، انہیں بھی اسی طرح حالت کفر میں دنیا سے جانا ہے۔

اب دیکھئے مولوی اختر رضا بریلوی توبہ و تجدید ایمان، تجدید بیعت تجدید نکاح، تجدید خلافت کر کے اپنے آپ کو جہنم کے شعلوں سے بچاتے ہیں کہ نہیں۔

باقی آئندہ

شائع کنند گان:۔

انجمن تحفظ مسلک اعلیٰ حضرت، شہر کہنہ بریلی

مولوی شریف الحق امجدی پر شرعی مواخذہ

۷۸۶/۹۱۷

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ایک طرف تو زید اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔ اور مسلک اعلیٰ حضرت بریلی کا ٹھیکیدار بھی بنتا ہے مگر دوسری طرف قاری طیب آنجہانی مہتمم مدرسہ دیوبند کو اپنی کتاب میں ان الفاظ و آداب کے ساتھ ذکر کرتا ہے۔

"قبلہ قاری صاحب، اور حضرت قبلہ قاری جی"

دریافت طرف امر یہ ہے کہ زید نے ایسے کھلے وہابی کو حضرت قبلہ جیسے تعظیمی کلمات لکھے ہیں۔ زید کے لئے شرعی حکم کیا ہے؟ اگر وہ کسی سلسلے کا خلیفہ ہے تو اس کی خلافت کا حشر کیا ہوا؟ اگر وہ مقرر ہے تو اس کے اجلاس میں شرکت کیسی ہے؟ اگر مصنف ہے تو اس کی کتابوں کا پڑھنا اور اس کی اشاعت کرنا کیسا ہے؟ نیز اگر زید یہ کہے کہ میں نے استہزاء لکھا ہے تو اس صورت میں شرعی حکم کیا ہے؟

جواب باصواب سے شاد فرمائیں۔ فقط

شریف احمد نوری
شہر کہنہ، بریلی شریف
۲۵ رشوال المکرم ۱۴۰۸ھ

الجواب

بعون الملک الوہاب وبرحمتہ حبیبہ الانتخاب علیہ الصلوۃ

والسلام الی یوم الحساب

۷۸۶/۹۲

فی الواقع وہابی پر مذکورہ الفاظ (حضرت، قبلہ) کا اطلاق ایسا ہے جیسے ان کا ایمان مان لینا، اگرچہ جس پر اطلاق کیا اسے مومن نہ جانا۔

بہر حال ''حضرت اور قبلہ'' کا اطلاق وہابی پر ناجائز وحرام کفر انجام ہے، جیسے وہابی کو مومن جان کر حضرت قبلہ کہنا کفر ہے، ایسے ہی ان الفاظ کا اطلاق وہابی پر ناجائز وحرام کفر انجام ہے، زید کا یہ کہنا کہ استہزاء کہا گیا ہے، گناہ بدتر از گناہ، مینھ سے بھاگنے والے پرنالے کے نیچے کھڑے ہو جانے والے کے مانند ہے۔ اس طرح دین سے ایمان اٹھ جائے گا ہر شخص ابو جہل صاحب قبلہ اور شیطان صاحب قبلہ لکھنے لگے گا اور جب گرفت کی جائے تو کہے کہ میں نے استہزاء لکھا تھا۔ نہ حقیقتاً درست نہ مجازاً واستہزاء جب تک زید توبہ تجدید ایمان وغیرہ نہ کرے اس سے فتویٰ لینا اس سے مرید ہونا بلکہ اگر مرید ہو چکا ہے تو بیعت بھی فسخ، اس کی تصنیفات کی اشاعت ناجائز وحرام، اس کے جلسے میں شرکت بھی ناجائز وحرام اور وہ خلیفہ ہے تو خلافت بھی فسخ ہوگی۔ مسلمانان اہل سنت کو ایسے دوست نما دشمنوں سے احتراز لازمی وضروری ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلیٰ اعلم جل مجدہ وصلی اللہ علیہ وسلم

کتبہ: ۔محمد انتخاب قدیر نعیمی اشرفی عفا عنہ البصیر
بانی ومہتمم جامعہ قدیریہ نعیمیہ، تخت والی مسجد محلہ کسرول
شہر مراد آباد شریف ۲۹ رشوال المکرم ۱۴۰۸ھ

ہماری گذارش:۔ مولوی شریف الحق امجدی نے اپنی کتاب تحقیقات کے صفحہ ۱۴و۲۵ پر مذکورہ الفاظ قاری طیب صاحب سابق مہتمم مدرسہ دیوبند کے لئے لکھے ہیں۔ عاشقان مصطفےٰ اور دیوانگان امام احمد رضا اس کو کیسے برداشت کر سکتے ہیں کہ جن بے ایمانوں نے بارگاہ رسالت میں گستاخیاں کیں اور گندے دھرم کی آبیاری کی اس وہابی دھرم پال کو حضرت قبلہ لکھا جائے اور پھر مسلک اعلیٰ حضرت پر ٹھیکیداری بھی جمائی رکھی جائے۔

تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہابیوں سے تال میل رکھنے والوں اور ان کو القاب وآداب سے نوازنے والوں کو ایک لمحہ بھی برداشت نہ کریں۔ اور عام اہل سنت ان کا بائیکاٹ کریں۔

دیکھنا یہ ہے کہ مولوی شریف الحق امجدی توبہ کرتے ہیں کہ نہیں۔ یا یہ بھی مولوی طیب خاں داناپوری کی طرح ایسے ہی دنیا سے جائیں گے۔

چونکہ مولوی طیب داناپوری پر برہان الملت حضور صدر العلماء میرٹھی، حضور حافظ ملت وغیرہم کا کفر کا فتویٰ ہے۔ سیدنا تاج العرفاء حضرت علامہ سید محمد عبد البصیر میاں صاحب پیلی بھیتی رضی اللہ عنہ کے خلاف سب سے پہلے شرارت اسی نے کی تھی، ولی کی دشمنی ایمان لیوا ثابت ہوئی اور کفر میں گرفتار ہو کر دنیا سے چل بسے۔

پھر مولوی شریف الحق امجدی نے شرارت کا دروازہ کھولا۔ تو یہ بھی وہابی کے لئے عظمت وایمان ظاہر کرنے والے کلمات کو لکھ کر اپنی آخرت کو کالا کر بیٹھے۔

اب آخر میں مولوی اختر رضاں خاں بریلوی نے اس شرارت میں اپنے مصنوعی منصب کا استعمال کیا اور حضور مناظر ہند قبلہ کے خلاف مسئلہ اللہ ہو میاں کو آڑ بنا کر ان پر کفر کا فتویٰ دیا۔ اور توبہ تو آج کے ان بریلی کے ٹھیکیداروں نے سیکھی ہی نہیں۔

لہذا موجودہ ٹھیکیدار مولوی اختر رضا بریلوی کو توفیق توبہ نہیں۔ امید یہ ہے کہ یہ بھی دنیا سے بغیر توبہ کئے بے ایمان ہی جائیں گے۔

باقی آئندہ

شائع کنندگان:۔

انجمن تحفظ مسلک اعلیٰ حضرت، شہر کہنہ بریلی شریف

دروغ گوراحافظہ نہ باشد

قارئین کرام!

تمام علمائے حق اور اکابرین اولیاء اللہ نے "مدار العالمین" کہنا نہ صرف جائز و درست سمجھا ہے بلکہ اپنی اپنی کتب تصوف میں سرکار سید بدیع الدین قطب المدار کو "مدار العالمین" تحریر فرمایا ہے۔ نیز مدار العالمین کے اختیارات وتصرفات پر مکمل روشنی ڈالی ہے۔ جسے ان اوراق میں تفصیل کے ساتھ پیش کیا جاچکا ہے۔ اسی مدار العالمین کہنے پر مفتی اختر رضا خاں بریلوی نے جو فتویٰ دیا ہے وہ "فیصلۂ شرعیہ در بارۂ مداریہ" میں صفحہ ۳۱ پر درج ہے۔ یہ فتویٰ دار الافتاء منظر اسلام سوداگران بریلی سے مورخہ ۲۸؍ شعبان ۱۴۰۰ھ کو جاری کیا گیا۔

فتوی کی عبارت درج ذیل ہے:۔

نمبر۵۔۶

"مداریہ پر اس روایت کا بھی ثبوت لازم ہے اور "مدار العالمین" کہنے کا حکم معلوم ہوا کہ حرام ہے بلکہ ظاہر اس کا معنی کفری رکھتا ہے کہ مدار العالمین کہنے سے جملہ انبیاء پر فضیلت مدار لازم اور یہ کفر ہے"۔

واللہ تعالیٰ اعلم

نمبر۷

"مدار دو جہاں" خاص یہ حضور علیہ السلام ہے کسی اور پر اس کا اطلاق ناجائز وحرام ہے۔ **واللہ تعالیٰ اعلم۔**

اور عیسیٰ زماں کہنا بھی مدار علیہ الرحمہ کے صورۃً ادعاء نبوت کا پہلو رکھتا ہے اس سے بھی احتراز لازم اور توبہ وتجدید ایمان"۔

واللہ تعالیٰ اعلم

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کس دریدہ ذہنی سے مدار العالمین کہنا کفر بتایا گیا اور باقاعدہ کتابی صورت میں اس کو شائع کیا گیا اور اسی فتوے پر مفتی شریف الحق امجدی نے صادر کردیا ہے۔

من چہ می سرایم وتنبورۂ من چہ می سراید

معلوم نہیں دونوں میں تنبورۂ کفر در بغل کون ہے اور کفر سرائی کون کر رہا ہے۔

مثل مشہور ہے کہ جھوٹے کو کچھ یاد نہیں رہتا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ جناب طاہر حسین القادری، مقام منکری پلاموں، بہار، سے ایک استفتاء ازہری میاں کی خدمت میں بھیجا گیا جس میں مدلل معتبر کتب تصوف کے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ مدار العالمین کہنا جائز ہے اور وضاحت چاہی ہے کہ ان شواہد کی موجودگی میں ازہری صاحب قبلہ نے کفر کا فتویٰ دیا ہے اور اگر دیا بھی ہے تو کیا دینا درست ہے جب اس کے خلاف سارے دلائل موجود ہیں؟ آپ فرمائیں کہ مدار العالمین کہنا درست ہے کہ نہیں؟ اگر نہیں تو ان دلائل صادقہ کا کیا جواب ہے؟ اور اگر ہے تو اس کے قائلین پر کفر کا فتویٰ دینے والے کا انجام کیا ہوا؟ اس پر شریعت کا کیا حکم ہے؟ اگر وہ پیر ہے تو کیا اس کی بیعت درست ہے؟ کیا اس کی اقتداء میں نماز درست ہے؟ کیا اس کو اپنا پیشوا بنانا درست ہے؟

اس مدلل اور طویل استفتاء پر مفتی اختر رضا خاں ازہری نے جو جواب تحریر فرمایا ہے دونوں کو لفظاً لفظاً پیش کیا جارہا ہے، جس سے مفتیٔ مذکور کی مجرمانہ فتنہ سازی بحیلہ نسیان کا پردہ فاش ہوتا ہے اور خباثت باطنی کی کریہہ صورت سامنے آتی ہے فتویٰ اور جواب فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

۸۶/۹۲ے

محترم مفتی صاحب قبلہ زید مجدکم الکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے علاقہ ''پلاموں'' میں چند روز سے ایک عجیب مسئلہ زیر بحث ہے۔ چونکہ ہم اہل سنت کا مرکز آباء واجداد سے آج تک بفضل ربی الاعلی بریلی شریف رہا ہے۔ اس لئے کسی پیچیدہ معاملہ کا حل بھی وہیں سے کراتے ہیں تا کہ وہ ہمارے لئے مستند ہو۔ اس لئے متنازعہ فیہ بحث بھی اس یقین پر پیش ہے کہ حضور والا تسلی بخش جانب داری سے قطع نظر جواب دے کر مشکور فرمائیں گے۔

ضلع کانپور میں ایک مقام ''مکن پور شریف'' جہاں پر حضرت سیدنا بدیع الدین قطب المدار علیہ الرحمہ کا مزار مقدس ہے، زید جو ایک ''عالم'' ہے جو سال گذشتہ ہی جامعہ منظر اسلام بریلی شریف سے فضیلت کی سند حاصل کر چکا ہے اپنی تقریر کے دوران حضرت قطب المدار علیہ الرحمہ کے ذکر جمیل کے وقت انہیں ''مدار العالمین'' کے لقب سے یاد کرتا ہے۔ بکر بھی ایک فارغ التحصیل عالم ہے اس کا کہنا ہے کہ انہیں ''مدار العالمین'' کہنا صریح کفر ہے۔ اور کہنے والا کافر ہے، زید کی دلیل یہ ہے کہ ''عالمین'' یہ عالم کی جمع ہے۔ تین اور اس سے زائد عالم پر عالمین کا اطلاق درست ہے۔ اور ''دار المنظم فی مناقب غوث الاعظم'' صفحہ ۵۸ پر مؤلف جامع فضائل غوثیت، قادری الطریقت، قلندری المشرب سیدنا حافظ شاہ محمد علی انور قلندر روح اللہ روحہ الاطہر تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"سیدی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اقطاب کے سولہ عالم ہیں اور ہر عالم ان میں سے اتنا بڑا ہے کہ جو اس عالم کے دنیا و آخرت دونوں کو محیط ہے مگر اس امر کو سوائے قطب کے اور کوئی نہیں جانتا"۔

اور یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ ایک قطب، قطب المدار کے ماتحت ہوتا ہے جیسا کہ عام کتب تصوف میں مذکور ہے، چنانچہ ''بحر المعانی'' صفحہ ۸۷ پر مؤلف حضرت سید جعفر مکی خلیفۂ سیدنا نصیر الدین چراغ دہلوی علیہما الرحمہ فرماتے ہیں

"مراتب اقطاب آن ست کہ ایشاں اگر بخواہند ولی را از ولایت معزول کنند وبجائے او دیگر را نصب کنند ومرتبۂ قطب المدار یعنی آفتاب عالم آنست کہ او اگر بخواہد اقطاب را از مقام قطبیت معزول کند واللہ تعالیٰ فرشتہ راکار فرمودہ باشد بگفت قطب مدار از آں کار فرشتہ را معزول کند وگفت قطب مدار حضرت جلت قدرتہ، احکام لوح لوح محفوظ را محو گرداند، وزندہ کردن موتیٰ وانتقالات عرش وکرسی ایں جمعی تصرفات قطب مدار باشد"۔

ان عبارات سے یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ قطب مدار کے تصرفات ایک قطب سے کہیں زائد ہیں۔ تو جب ایک قطب کے لئے سولہ عالم ہوتے ہیں۔ تو ایک قطب مدار کیلئے کہیں زیادہ ہوگئے۔ نیز بر سبل انکار اگر قطب مدار کے لئے بھی سولہ ہی تسلیم کر للئے جائیں پھر بھی سولہ عالموں پر ''عالمین'' کا اطلاق درست ہے تو پھر انہیں ''مدار العالمین'' کہنا کیونکر درست نہ ہوگا۔

اور یہ بات بھی کتابوں سے واضح ہے کہ حضرت سیدنا بدیع الدین زندہ شاہ مدارؒ منصب مداریت پر فائز تھے، چنانچہ ملفوظات امام المتقین محبوب الٰہی حضرت سیدنا شاہ غلام علی صاحب قدس سرہ العزیز مسمّٰی بہ ''در المعارف'' صفحہ ۲۴۳ پر منقول ہے۔

"روزے در مجلس شریف مذکور اقطاب آمد حضرت ایشاں فرمودند کہ حق سبحانہ اجرائے کارخانہ ہستی وتوابع ہستئ قطب المدار را عطامی فرمائد وہدایت وارشاد ورہنمائی گمراہان بدست قطب ارشاد می سپارد بعد ازاں فرمودند حضرت بدیع

الدین شاہ مدار قدس سرہ قطب، مدار بودند"۔

نیز ''مطلع العلوم ومجمع الفنون'' صفحہ ۱۴۴۔۱۲۴ پر مؤلف سیدنا واجد علی صاحب علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں۔

"حضرت شاہ بدیع الدین قطب المدار کمالاتش درمملکت ہندوستان شہرت تمام دارد وتصرفات آنجناب درحیات وممات برابر است"۔

ان تحریرات سے ثابت ہوگیا کہ حضرت زندہ شاہ مدار علیہ الرحمہ قطب المدار تھے، نیز یہ بھی واضح ہوگیا کہ قطب المدار کے فضائل وتصرفات ایک قطب سے زائد ہیں۔ لہذا یہ بھی ثابت ہوگیا کہ انہیں مدار العالمین کہنا درست ہے۔ زید کی اس محققانہ گفتگو اور شواہد سے یہاں کے معززین وعقلاء ذی علم بے حد متاثر ہوئے اور انہیں بہر صورت تسلیم کرنا پڑا کہ انہیں مدار العالمین کہنا درست ہے۔

اور بکر کے اس ناپاک قول سے ارباب شعور بے حد متنفر اور کنارہ کش ہوگئے کہ آپ نے ان جلی القدر بزرگان دین کی کتب مبارکہ میں ان تحریرات جلیلہ کے ہوتے ہوئے گمراہ کن باتیں کہنے کی کیسے جرأت کرلی جب کہ آپ اہل سنت کے ایک جامعہ کے فارغ التحصیل مستند عالم دین ہیں............؟

چنانچہ بکر نے دیکھا کہ جملہ معززین مجھ سے متنفر ہوجائیں گے فوراً اس نے قسم کھاتے ہوئے کہا کہ یہ میں نے اپنی جانب سے بات نہیں کہی ہے بلکہ ہم سبھوں کے مرشد اعلیٰ حضرت ازہری میاں نے مدار العالمین کے قائلین پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ اور اپنی تقریر میں قائلین پر تکفیر کا حکم صادر فرمایا ہے۔ بکر کی یہ بات سن کر ازہری میاں کے معتقدین کی پوری جماعت بھڑک اٹھی کہ آپ نے ایسی گمراہ کن بات کا انتساب ہمارے مرشد اعظم ورہنمائے حق کی طرف کیسے کردیا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ بریلی شریف جہاں پر صبح ومساء اولیائے کرام کی عظمت کے ترانے گائے جاتے ہوں وہیں پر ایک قطب المدار کے خلاف زہر افشانیاں کی جاتی ہوں۔

اور ہمارے حضرت ایسی بات کہہ دیں زید نے کہا کہ اوّلاً تو ہم یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ حضرت نے ان پر کفر کا فتویٰ دیا ہو اور اگر دیا بھی ہو تو ہمارے پاس بزرگان کرام کی کتب موجود ہیں جو ان کے قول کی تردید کررہی ہیں اور ہم کسی فتوے کے اس وقت تک پابند نہیں جب تک کہ وہ اسلامی شریعت کی روشنی میں اعتدال کا پابند ہو۔ ورنہ وہ فتویٰ جو اسلامی شریعت کی روشنی سے تجاوز کرکے کسی مفتی کے قلم سے نکلتا ہے۔ تو عاشقان مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء ایسے فتوے کو کبھی بھی قابل تسلیم نہیں ٹھہراسکتے۔ چہ جائیکہ نمونۂ عمل بتائیں۔ کیونکہ یہ عام کتب کی تحریرات وعبارات نہیں کہ جانبداری میں جذبات کا ڈرامہ سمجھا جائے بلکہ ایسی ذوات کریمہ کی ہیں جن کی حق گوئی اور عظمت داری پر تمام ارباب حل وعقد خراج عقیدت ہی پیش کرتے ہیں۔

بہرحال حضور والا سے عرض ہے کہ آپ واضح فرماکر بتائیں کہ فریقین میں سے کون کہاں تک حق پر ہے، نیز مدار العالمین کے قائلین پر کیا تکفیر کا حکم درست ہے؟ نیز کیا یہ حق ہے کہ ان شواہد کی موجودگی میں بھی ازہری صاحب قبلہ نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ اور اگر دیا ہے بھی ہے تو کیا دینا درست ہے جب کہ اس کے خلاف بہت سارے دلائل موجود ہیں۔ نیز حضرت سیدنا ابوالحسنین آل مصطفےٰ علیہ الرحمہ برکاتی مارہروی نے سلسلۂ مداریہ کے متعلق ایک استفتاء کے جواب میں تحریر فرمایا ہے جس میں یہ بھی عبارت ہے۔

"مارہرہ مطہرہ میں بفضلہ تعالیٰ مداری گدی صدیوں سے قائم ہے اور بزرگان کرام ہمیشہ سے اس کی خدمت کرتے چلے آئے ہیں، میرے جدّ کریم حضور شیدائے ملت والدین سیدنا آل احمد اچھے میاں قدس سرہ العزیز نے اپنے عہد مبارک میں "سرکار مدار العالمین" کے نام نامی سے منسوب میلہ قائم کرایا جو ۹؍ جمادی الاولی کو برابر ہوتاہے"۔

نیز ظہیر الشعراء المعروف بہ مولانا شاہ ظہیر احمد صاحب ظہیری سہسوانی دام نبیل الامان، نے ''سیر المدار معروف بہ ظہیر الابرار'' کے تمہید کتاب صفحہ ۱۴ پر سیدنا بدیع الدین عیہ

الرحمہ کو ''مدار العالمین'' سے یاد فرمایا ہے۔

بہر حال عرض ہے کہ انہیں مدار العالمین کہنا درست ہے کہ نہیں ہے؟ اگر نہیں تو ان دلائل صادقہ کا کیا جواب ہے؟ اور اگر ہے تو اس کے قائلین پر کفر کا فتویٰ دینے والے کا انجام کیا ہوا اس پر شریعت کا کیا حکم ہے؟ اگر وہ پیر ہے تو کیا اس کی بیعت درست ہے؟ کیا اس کی اقتداء میں نماز درست ہے؟ کیا اس کو اپنا پیشوا ماننا درست ہے؟ فقط والسلام

نــــوٹ:۔ نقل کردہ استفتاء موجود ہے، نیز جتنی کتابوں کے حوالہ جات ہیں مع صفحات کے ہم لوگوں نے زیارت کی ہے۔۱۲

المستفتی:۔
طاہر حسین القادری
منکری۔ پلاموں۔ بہار

۸۲۲۱۱۳

الجواب

مجھے مدار العالمین پر حکم کفر دینا یاد نہیں آتا۔ اگر اس سلسلے میں میرا کوئی فتویٰ کسی کے پاس ہے تو پیش کرے، البتہ بنابریں کہ مدار العالمین حضور پرنور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے شایاں ہے، رحمت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اس لفظ کے اطلاق کو کسی اور پر منع ضرور کیا ہوگا جس طرح رحمۃ للعالمین کا اطلاق غیر حضور علیلہ السلام پر منع ہے حالانکہ اولیاء حضور علیہ السلام کے طفیل میں رحمت عالم کا سبب ہیں اسی طرح مدار العالمین کا اطلاق سرکار ابد قراء علیہ الصلوۃ والسلام ہی پر چاہئے واللہ تعالیٰ اعلم فقط۔

(فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری غفرلہ، ۷؍رمضان ۱۴۱۰ھ)

مہر　　　　مہر
مرکزی دار الافتاء محلہ سوداگران بریلی　　　　فقیر محمد اختر رضا خاں قادری ازہری غفر

قارئین حق پسند!

مفتی اختر رضا خاں بریلوی کا یہ تجاہل عارفانہ ملاحظہ فرمائیں کہ ۲۸؍شعبان ۱۴۰۰ھ کا کفری فتویٰ جو کتابچہ ''فیصلۂ شرعیہ دربارۂ مداریہ'' میں آپ ہی کی ایماء سے چھاپا گیا۔ اس کے بعد بھی متعدد مقامات پر تقریروں میں آپ نے مدار العالمین کہنے والوں پر کفر کے فتوے لگائے اور جب بصورت استفتاء آپ سے دریافت کیا گیا کہ ان دلائل صادقہ کا کیا جواب ہے جس رو سے مدار العالمین کہنا جائز درست ہے۔ تو ۷؍رمضان ۱۴۱۰ھ میں آپ پر نسیان کا حملہ ہوگیا اور یہ بھی یاد نہ رہا کہ میرا مطبوعہ فتویٰ آج بھی لوگوں کے پاس موجود ہے، بہر حال انہیں اسی حیلہ جوئی کا سہارا لینا پراجوان کا پرانا دستور رہا ہے، یعنی صاف انکار کر دیا گیا کہ

"مجھے" مدار العالمین "پر حکم کفر دینا یاد نہیں آتا۔ اگر اس سلسلے میں کوئی فتویٰ کسی کے پاس ھے تو پیش کرے"۔

پھر فرماتے ہیں:۔

"مدار العالمین حضور پرنور رحمة للعالمین صلی الله علیه وسلم ھی کے لئے شایاں ھے"۔

لطف کی بات یہ ہے کہ نسیان زدہ مفتی کو یہ بھی یاد نہ رہا کہ ساز شریفی سے نغمۂ اختری پھوٹ کر بانگ دہل پہلے تو یہ اعلان کر چکا ہے کہ سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم درجۂ مداریت پر فائز ہی نہیں تھے بلکہ وہ ہمیشہ سے نبی تھے اور اب فتویٰ دے کر یہ حکم لگا رہا ہے کہ:۔

"مدار العالمین حضور پرنور رحمة للعالمین صلی الله علیه وسلم ھی کے لئے شایاں ھے"۔

تو جب حضور درجۂ مداریت پر فائز ہی نہ تھے نعوذ باللہ تو انہیں مدار العالمین کہنا آپ نے کیوں ضروری سمجھ لیا؟ مگر اس جذبہ کو کیا کیا جائے کہ:۔

مستند ہے میرا فرمایا ہوا

مگر حقیقت یہ ہے کہ

لاکھ بڑھ بڑھ کے لگاتے رہے فتوے مفتی
تیرا رتبہ کسی حاسد سے گھٹائے نہ گھٹا

عامۃ المسلمین اور عاشقان اولیائے کرام کو ایسے حاسد اور ڈرامہ باز مفتیوں کے فتوؤں پر یقین کر کے اپنی آخرت کو تباہ نہیں کرنا چاہئے، بلکہ حضرت مولانا انتخاب قدیری نعیمی کے فتوے کے تحت جو انہوں نے ماہ شوال ۱۴۰۸ھ میں جاری کیا تھا۔

”جب تک یہ توبہ وتجدید ایمان نہ کرے اس وقت تک اس سے فتویٰ لینا اس سے مرید ہونا بلکہ اگر مرید ہو چکا ہے تو بیعت بھی فسخ اس کی تصنیفات کی اشاعت ناجائز وحرام، اس کے جلسے میں شرکت بھی ناجائز وحرام اور وہ خلیفہ ہے تو خلافت بھی فسخ ہوگئی، مسلمانان اہل سنت کو ایسے دوست نما دشمنوں سے احتراز لازمی اور ضروری ہے“۔

حضرت رحمانی میاں علیہ الرحمہ نے بھی مفتی اختر رضا خاں پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ جب تک یہ توبہ وتجدید ایمان تجدید نکاح وتجدید بیعت نہ کریں اس وقت تک ان سے کسی قسم کا ربط رکھنا ناجائز وحرام ہے“۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ سرکار سیدنا مدار العالمین سے بغض وعناد رکھنے والے کا انجام کیا ہوتا ہے۔ اور ابھی کیا ہے ع

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

صوفیائے اسلام و جدید سائنس	منظر ابوالوقار سید منظر علی وقاری مداری علیہ الرحمہ
مدارالعالمین کا شرعی جواز	ابوالاظہر علامہ سید منظر علی مداری
اہل خدمات باطنیہ	ابوالاظہر علامہ سید منظر علی مداری
تاریخ مدار عالم اردو، ہندی، گجراتی، بنگالی، انگریزی	قاری الحاج سید محضر علی مداری
مدار کا چاند	قاری الحاج سید محضر علی مداری
میم سے میم تک	قاری الحاج سید محضر علی مداری
طٰحٰہ	قاری الحاج سید محضر علی مداری
اقراء	قاری الحاج سید محضر علی مداری
سیدالسادات قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ	مفتی سید شجر علی مداری
آفتاب ولایت	مفتی سید شجر علی مداری
سیف مدار	علامہ سید ذوالفقار علی مداری علیہ الرحمہ
ذوالفقار بدیع	قطب عالم ابوالوقار سید کلب علی مداری علیہ الرحمہ
معمولات ابوالوقار	قطب عالم ابوالوقار سید کلب علی مداری علیہ الرحمہ
فضائلِ اہلِ بیت اطہار و عرفان قطب المدار	علامہ سید مختار علی دیوان درگاہ آستانہ مدار اعظم
مرشد کامل	مولانا محمد باقر جائسی وقاری مداری
معین عامل	مولانا محمد باقر جائسی وقاری مداری
عالمی شجرۂ مداریہ	

E-mail : dummadar@yahoo.com
www.zindashahmadar.org • www.qutbulmadar.org
www.shahmadar.blogspot.com • www.dargahpirhanifmadari.com
SMS GROUP - JOIN ALMADAR - Sent : To 567678

Insha Printers Kanpur - 9616584408